علم نحو کے بنیادی مسائل پر ایک جامع و مستند کتاب

عِلمِ نحو



مولانا محمد صدیق ہزاروی

مکتبہ اہلسنت

علم نحو کے بنیادی مسائل پر

ایک جامع اور آسان کتاب

عِلمِ نحو

مولانا محمد صدّیق ہزاروی

مکتبہ تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمِ نحو کی تعریف : علمِ نحو اُن قواعد کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے کلمات کی ترکیب اور معرب و مبنی ہونے کے اعتبار سے ہر کلمہ کی آخری حالت معلوم ہو۔

فائدہ : اِس علم کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی عربی زبان لکھنے اور بولنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہتا ہے۔

موضوع : علمِ نحو کا موضوع "کلمہ اور کلام" ہے۔

کلمہ کا بیان

لفظ : جو بات آدمی کی زبان سے نکلتی ہے اُسے "لفظ" کہتے ہیں۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) لفظِ موضوع

(۲) لفظِ مہمل

لفظِ موضوع : اگر لفظ بامعنیٰ ہو یعنی جس چیز پر وہ بولا جاتا ہے اُس کا کوئی وجود ہو تو اُسے لفظِ موضوع کہتے ہیں جیسے زَیْد (ایک شخص کا نام ہے)

لفظِ مہمل : اگر اُس لفظ کا کوئی معنیٰ نہ ہو یعنی وہ کسی چیز کا نام نہ ہو تو اُسے

لفظِ مہمل کہتے ہیں جیسے دَیْنز (نَایْدَ کو اُلٹا کر کے پڑھنا) کسی آدمی یا چیز کا نام نہیں ہے۔

لفظِ موضوع کی اقسام

لفظِ موضوع کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مفرد

(۲) مرکّب

لفظِ مفرد یا کلمہ: وُہ اکیلا لفظ جو ایک معنیٰ پر بولا جائے، مفرد یا کلمہ کہلاتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ (مرد) ضَرَبَ (اس نے مارا)

کلمہ کی اقسام

کلمہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) اسم، جیسے رَجُلٌ۔

(۲) فعل، جیسے ضَرَبَ۔

(۳) حرف، جیسے اِلیٰ۔

اسم کی تعریف: اسم وُہ کلمہ ہے جس کا معنیٰ کسی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو جائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے۔ جیسے کِتَابٌ۔

اسم کی اقسام

اسم کی تین قسمیں ہیں: (۱) جامِد (۲) مَصدر (۳) مُشتق

اسمِ جامد: وہ اسم ہے جو خود بھی کسی لفظ سے نہیں بنتا اور اس سے بھی کوئی لفظ نہیں بنتا، جیسے فَرَسٌ۔

اسمِ مصدر: وہ اسم ہے جو خود تو کسی لفظ سے نہیں بنتا لیکن اس سے کئی فعل اور اسم بنتے ہیں، جیسے ضَرْبٌ اِس سے ضَارِبٌ (اسم)، ضَرَبَ (فعل) وغیرہ مشتق ہوتے ہیں۔

اسمِ مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے بنتا ہے جیسے نَاصِرٌ (اسمِ فاعل)، مَنْصُوْرٌ (اسمِ مفعول)، مَنْصَرٌ (اسمِ ظرف) وغیرہ نَصْرٌ (مصدر) سے بنتے ہیں۔

علاماتِ اسم

اسم کی گیارہ علامات ہیں:

(۱) اس کے شروع میں الف لام آئے، جیسے اَلرَّسُوْلُ

(۲) اس کے آخر میں تنوین ہو، جیسے زَيْدٌ۔

(۳) اس کے شروع میں حرفِ جر ہو، جیسے بِكِتَابٍ (با، حرفِ جر ہے)

(۴) مسند الیہ ہو (اس کی طرف کسی حکم کی نسبت ہو) جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ اس میں زَيْدٌ مسند الیہ ہے کیونکہ اس کی طرف قیام کی نسبت ہے۔

(۵) مضاف ہو، جیسے غُلَامُ زَيْدٍ (غُلَامُ مضاف ہے)

(۶) مصغّر ہو (اس میں چھوٹائی کا معنیٰ پایا جائے) جیسے رُجَيْلٌ (چھوٹا مرد)

(۷) منسوب ہو (کسی کی طرف اس کی نسبت ہو)، جیسے بَغْدَادِيٌّ (بغداد کا رہنے والا) بغداد کی طرف نسبت ہے۔

(۸) تثنیہ ہو، جیسے کِتَابَانِ (دو کتابیں)

(۹) جمع ہو، جیسے رِجَالٌ (بہت سے مرد)

(۱۰) موصوف ہو (یعنی اس کی کوئی صفت واقع ہو) جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ (رَجُلٌ موصوف ہے)

(۱۱) اس کے آخر میں تائے متحرکہ ملی ہوئی ہو، جیسے نَاصِرَةٌ (مدد کرنے والی ایک عورت)

سوال: فعل کے صیغے بھی تثنیہ اور جمع ہوتے ہیں جیسے یَضْرِبَانِ تثنیہ اور یَضْرِبُوْنَ جمع ہے تو تثنیہ اور جمع اسم کی علامات کیسے بن سکتی ہیں؟

جواب: فعل کا تثنیہ اور جمع ہونا فاعل کے اعتبار سے ہوتا ہے اور وہ اسم ہے جیسے یَضْرِبَانِ (وہ دو مرد مارتے ہیں) یَضْرِبُوْنَ (وہ سب مرد مارتے ہیں) تو فعل ایک ہے فاعل دو یا زیادہ ہیں اس لئے فعل تثنیہ اور جمع نہیں ہوتا۔

فعل کی تعریف: فعل وہ کلمہ ہے جو کسی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اپنے معنی پر دلالت کرے۔ جیسے عَلِمَ، یَعْلَمُ۔

فعل کی اقسام: فعل کی تین قسمیں ہیں: (۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) فعل امر

نوٹ: فعل نفی جحد بلم، نفی تاکید بلن، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ، اور فعل نہی فعل مضارع میں شامل ہیں۔

فعل ماضی: وہ فعل جو گزرا ہوا زمانہ بتائے، جیسے نَصَرَ (اُس نے مدد کی)

فعل مضارع: وہ فعل جس میں موجودہ اور آئندہ زمانہ پایا جائے، جیسے

یَنْصُرُ (وُہ مدد کرتا ہے یا کرے گا)

فعلِ امر: وُہ فعل جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے، جیسے اُنْصُرْ (تو مدد کر)

فعل کی علامات

فعل کی آٹھ علامات ہیں:

(۱) اس کے شروع میں لفظِ قَدْ آتا ہے، جیسے قَدْ سَمِعَ (تحقیق اُس نے سنا)

(۲) اس کے شروع میں حرفِ سین آتا ہے، جیسے سَیَقُوْلُ (عنقریب وُہ کہے گا)

(۳) اس کے شروع میں لفظِ سَوْفَ آتا ہے، جیسے سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (عنقریب تم جان لو گے)

(۴) اس پر حرفِ جزم داخل ہوتا ہے، جیسے لَمْ یَضْرِبْ (اُس نے نہیں مارا)

(۵) اس سے ضمیر ملی ہوتی ہے، جیسے ضَرَبْتُ (تاء مضموم ضمیر ہے)

(۶) اس کے آخر میں تائے ساکن آتی ہے، جیسے ضَرَبَتْ۔

(۷) وُہ کلمہ امر کا صیغہ ہوتا ہے، جیسے اُنْصُرْ۔

(۸) وُہ کلمہ نہی کا صیغہ ہوتا ہے، جیسے لَا تَقْرَبْ۔

حرف کی تعریف: حرف وُہ کلمہ ہے جو اپنا معنیٰ بتانے میں کسی دُوسرے کلمہ کا محتاج ہو، جیسے اِلٰی ـــــ اگر ذَھَبْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ (میں مسجد کی طرف گیا) میں اِلٰی کے ساتھ ذَھَبْتُ اور

مسند کے الفاظ شامل نہ ہوتے تو اس کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔

حرف کی علامات: حرف کی علامت یہ ہے کہ وہ مسند اور مسند الیہ نہ بن سکے اور نہ ہی وہ اسم اور فعل کی علامات کو قبول کرے۔

حرف کا فائدہ: حرف دو۲ کلموں کو ملاتا ہے، کبھی یہ دو۲ اسموں کو ملاتا ہے جیسے زَیْدٌ فِی الْمَسْجِدِ کبھی ایک اسم اور ایک فعل کو ملاتا ہے جیسے ذَهَبْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ۔ اور کبھی دو۲ فعلوں کو ملاتا ہے جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ۔ اور کبھی دو جملوں کو ملاتا ہے جیسے اِنْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَکْرَمْتُہٗ۔

حروف کی اقسام: حروف کی دو۲ قسمیں ہیں:

(۱) حروفِ عاملہ جیسے اِنَّ وغیرہ۔

(۲) حروفِ غیر عاملہ جیسے اَلَا وغیرہ۔

نوٹ: تفصیل اپنے مقام پر آ رہی ہے۔

مرکّب: دو یا دو سے زیادہ کلموں کے مجموعہ کو مرکّب کہتے ہیں، جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔

مرکّب کی اقسام: مرکّب کی دو۲ قسمیں ہیں:

(۱) مرکّبِ مفید

(۲) مرکّبِ غیر مفید

مرکّبِ مفید (جُملہ اور کلام): مرکّبِ مفید وہ مرکّب ہے کہ جب بات کہنے والا بات کہہ کر خاموش

ہو جائے تو سننے والے کو کسی گزشتہ واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو، مثلاً جَاءَ زَیْدٌ (زید آیا) یہ ایک واقعہ کی خبر ہے۔ اِئْتِ بِالْکِتَابِ (کتاب لا) یہ ایک حکم ہے۔

نوٹ: مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہا جاتا ہے۔

جملہ کی اقسام: خبر اور طلب کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جملہ خبریہ (جب خبر دی گئی ہو)

(۲) جملہ انشائیہ (جب کوئی طلب وغیرہ ہو)

جملہ خبریہ: جملہ خبریہ وہ جملہ ہے کہ اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے، جیسے کوئی کہے جَاءَ زَیْدٌ، تو ہو سکتا ہے وہ سچ کہتا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہو۔

جملہ خبریہ کی اقسام: جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں،

(۱) جملہ اسمیہ، جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ۔

(۲) جملہ فعلیہ، جیسے عَلِمَ زَیْدٌ۔

جملہ اسمیہ: وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہوتا ہے اور دوسرا جزء اسم بھی ہو سکتا ہے اور فعل بھی۔ جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ، زَیْدٌ کَتَبَ۔

نوٹ: جملہ اسمیہ کی پہلی جزء مسند الیہ اور دوسری مسند ہوتی ہے، اور عام طور پر پہلی جزء کو مبتدا اور دوسری کو خبر کہتے ہیں۔

جُملہ فعلیہ: وہ جملہ خبریہ جس کا پہلا حصہ فعل اور دُوسرا فاعل ہوتا ہے، نیز پہلے حصہ کو مُسند اور دُوسرے کو مُسند الیہ کہتے ہیں۔ جیسے

ذَهَبَ زَيْدٌ۔

اسناد، مُسند الیہ اور مُسند: ایک کلمہ کی دُوسرے کلمے کی طرف اِس طرح نسبت کرنا کہ سُننے والے کو پُورا فائدہ حاصل ہو اسناد کہلاتا ہے۔ جس کی طرف نسبت کی جائے اسے مُسند الیہ اور جس کی نسبت کی جائے اسے مسند کہتے ہیں۔ جیسے زَيْدٌ كَاتِبٌ میں كَاتِبٌ (اسم) کی نسبت زَيْدٌ (اسم) کی طرف ہو رہی ہے اور زَيْدٌ كَتَبَ میں كَتَبَ (فعل) کی نسبت زَيْدٌ (اسم) کی طرف ہو رہی ہے۔ اس لئے زَيْدٌ مسند الیہ اور كَتَبَ، كَاتِبٌ مسند ہیں۔

نوٹ: اسم مسند الیہ بھی ہو سکتا ہے اور مسند بھی جبکہ فعل صرف مسند ہوتا ہے مسند الیہ نہیں ہوتا، اور حرف نہ تو مسند الیہ ہوتا ہے اور نہ ہی مسند۔

جملہ خبریہ کی ترکیب:

(۱) زَيْدٌ كَاتِبٌ (جملہ اسمیہ)۔ زَيْدٌ مبتدا۔ كَاتِبٌ خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) كَتَبَ زَيْدٌ (جملہ فعلیہ)۔ كَتَبَ فعلِ ماضی، زَيْدٌ فاعل، فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) زَيْدٌ كَتَبَ (جملہ اسمیہ)۔ زَيْدٌ مبتدا، كَتَبَ فعلِ ماضی، اس میں "هُوَ" ضمیر مستتر (پوشیدہ) اس کا فاعل۔ فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہُوا۔

مشقِ ترکیب: (خود ترکیب کریں)

اَلْكِتَابُ جَيِّدٌ، اَلطَّعَامُ لَذِيْذٌ، زَيْدٌ ذَهَبَ، قَامَ عَمْرٌو، قَرَءَ خَالِدٌ۔

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں کیونکہ اس جملہ میں ایک طلب اور انشاء ہوتی ہے یعنی کسی کام کو وجود میں لانا ہوتا ہے اس لئے سچ یا جھوٹ کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جیسے اِئْتِ بِالْكِتَابِ (تو کتاب لا)۔

ترکیب: اِئْتِ صیغہ امر حاضر معروف اس میں اَنْتَ ضمیر مستتر (پوشیدہ) اس کا فاعل، ب حرفِ جار اَلْكِتَابِ مجرور، جار اور مجرور مل کر ظرفِ لغو ہوا اِئْتِ (فعل) کا، اِئْتِ فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

جملہ انشائیہ کی اقسام: جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں

(۱) امر، جیسے اِئْتِ بِالْكِتَابِ (تو کتاب لا)

(۲) نہی، جیسے لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا (سود نہ کھاؤ)

(۳) استفہام (پوچھنا)، جیسے هَلْ صَلَّيْتَ (کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟)

(۴) تمنّی (آرزو کرنا)، جیسے لَيْتَ زَيْدًا عَالِمٌ (کاش زید عالم ہوتا)

(۵) ترجّی (امید اور توقّع کا اظہار)، جیسے لَعَلَّنَا نَذْهَبُ (شاید ہم جائیں)

(۶) عقود (معاملات)، جیسے بِعْتُ (میں نے بیچا)، اِشْتَرَيْتُ

(میں نے خریدا)

(۷) عرض (کسی کام کی ترغیب دینا)، جیسے اَلَا تَاتِیْنِیْ فَاُعْطِیَكَ
کِتَابًا (کیا تو میرے پاس نہیں آتا کہ میں تجھے کتاب دوں)

(۸) قسم، جیسے وَاللّٰہِ لَاَصُوْمَنَّ (اللہ کی قسم میں ضرور روزہ رکھوں گا)

(۹) نداء (پکارنا)، جیسے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمْ
(اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

(۱۰) تعجب، جیسے مَا اَحْسَنَہٗ (اسے کس چیز نے حسین کردیا)

نوٹ: ان میں جو بظاہر جملہ فعلیہ یا اسمیہ ہیں وہ اگرچہ حقیقت میں جملہ خبریہ ہیں لیکن جب بطورِ انشاء استعمال ہوں تو جملہ انشائیہ کہلاتے ہیں مثلاً بِعْتُ، اِشْتَرَیْتُ جب خبر دینے کے طور پر ہوں تو جملہ خبریہ ہوتے ہیں لیکن جب عقد کے موقع پر استعمال ہوں تو جملہ انشائیہ کہلاتے ہیں۔

تقسیماتِ جملہ: جملہ کی تین تقسیمیں ہیں:

پہلی تقسیم دو قسموں پر مشتمل ہے:

(۱) جملہ خبریہ

(۲) جملہ انشائیہ (ان کی تفصیل آپ پڑھ چکے ہیں)

دوسری تقسیم میں چار قسمیں شامل ہیں۔ (تفصیل آگے آرہی ہے)

تیسری تقسیم نو قسموں پر مشتمل ہے۔ (تفصیل آگے ملاحظہ کیجئے)

جملہ کی ذاتی اقسام (دوسری تقسیم):

جملہ کی ذاتی اقسام چار ہیں:

(۱) جملہ اسمیہ　　(۲) جملہ فعلیہ
(۳) جملہ ظرفیہ　　(۴) جملہ شرطیہ

جُملہ اسمیہ: وہ جملہ جو مبتدا اور خبر پر مشتمل ہو، جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ۔

جُملہ فعلیہ: وہ جملہ جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو، جیسے عَلِمَ زَیْدٌ۔

جُملہ ظرفیہ: وہ جُملہ جو ظرف اور مظروف سے مل کر بنے، جیسے عِنْدِیْ زَیْدٌ۔

نوٹ: نحویوں کے نزدیک جملہ ظرفیہ بھی جملہ اسمیہ ہی ہوتا ہے۔

جُملہ شرطیہ: وُہ جملہ جس میں شرط اور جزا پائی جائے، جیسے اِنْ تُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْکَ (اگر تم میری عزت کرو گے میں تمہاری عزت کروں گا)

جُملہ کی صفاتی اَقسام (تیسری تقسیم):

صفات کے اعتبار سے جُملہ کی آٹھ قسمیں ہیں:

(۱) جملہ مُبیِّنہ: وہ جملہ جو پہلے مُجْمَل جملے کو واضح کر دے، جیسے اَلْکَلِمَۃُ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَقْسَامٍ اِسْمٍ وَّفِعْلٍ وَّحَرْفٍ (کلمہ کی تین اقسام ہیں: اسم، فعل اور حرف)۔ اِسْمٌ وَّفِعْلٌ وَّحَرْفٌ جملہ مبیّنہ ہے اس کے ذریعے کلمے کی تین قسموں کی وضاحت ہوئی کہ وہ اسم، فعل اور حرف ہیں۔

نوٹ: اس جملہ کو مُفَسِّرہ اور تفسیریہ بھی کہتے ہیں۔

(۲) **مُعَلِّلَہ :** وہ جملہ جو پہلے جملہ کی علت (وجہ) بیان کرے۔ جیسے حدیث شریف میں ہے :

لَا تَصُوْمُوْا فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ فَاِنَّهَا اَیَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ ۔ ان پانچ دنوں (عید الفطر اور ۱۰ تا ۱۳ ذوالحجہ) روزہ نہ رکھو کیونکہ یہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

فَاِنَّهَا سے آخر تک جملہ معللہ ہے جس میں ان پانچ دنوں میں روزہ نہ رکھنے کی وجہ (علت) بیان کی گئی ہے۔

(۳) **جملہ مُعترضہ :** دو کلاموں کے درمیان ایسا جملہ جس کا پہلے اور دوسرے کلام سے کوئی تعلق نہ ہو، جیسے :

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ ۔ (الآیۃ) پس اگر تم قرآن کی مثل نہ لا سکو اور ہرگز نہیں لا سکو گے تو آگ سے بچو۔

یہاں لَنْ تَفْعَلُوْا جملہ معترضہ ہے۔

(۴) **جملہ مُستانفہ :** جو جملہ گفتگو کے شروع میں آئے اسے جملہ مستانفہ اور ابتدائیہ کہتے ہیں ۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے)

(۵) **جملہ مَقطوعہ :** وہ جملہ جس کا ماقبل سے تعلق نہ ہو، جیسے لَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا (آپ ان کی بات پر غمگین نہ ہوں بیشک تمام عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے) یہاں اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا جملہ مقطوعہ ہے کیونکہ لفظی طور پر اس کا پہلے کلام سے کوئی تعلق نہیں۔

(۶) جملہ حالیہ : وہ جملہ جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے، جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا)، وَهُوَ رَاكِبٌ جملہ حالیہ ہے، یہ فاعل کی حالت کو بیان کر رہا ہے۔ رَأَيْتُ زَيْدًا وَهُوَ يُصَلِّي (میں نے زید کو دیکھا اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا) "وَهُوَ يُصَلِّي" مفعول کی حالت بیان کر رہا ہے۔ كَلَّمَ زَيْدٌ عَمْرًوا وَهُمَا جَالِسَانِ (زید نے عمرو سے گفتگو کی اس حال میں کہ وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے) "وَهُمَا جَالِسَانِ" جملہ حالیہ ہے اور فاعل و مفعول دونوں کی حالت کو بیان کر رہا ہے۔

(۷) جُملہ معطوفہ : وہ جُملہ جس کا پہلے جملے پر عطف ہو یعنی درمیان میں کوئی حرفِ عطف ہو، جیسے قَرَءَ زَيْدٌ وَكَتَبَ عَمْرٌو (زید نے پڑھا اور عمرو نے لکھا) اس میں كَتَبَ عَمْرٌو جملہ معطوفہ ہے۔

(۸) جُملہ نتیجیہ : وہ جملہ جو پہلے کلام کا نتیجہ ہو، جیسے اَلْجَهْلُ مُنَافٍ لِلْعِلْمِ فَالْجَاهِلُ لَيْسَ بِعَالِمٍ (جہالت علم کے خلاف ہے پس کوئی جاہل عالم نہیں ہوتا) یہاں "فَالْجَاهِلُ لَيْسَ بِعَالِمٍ" پہلے جملہ کا نتیجہ ہے۔

نوٹ : یہ تمام جُملے اپنی اصل کے اعتبار سے جملہ خبریہ یا جملہ انشائیہ ہوتے ہیں۔

مرکّب غیر مفید : مرکّب غیرِ مفید اُس مرکّب کو کہتے ہیں کہ متکلم جب کلام کرکے خاموش ہو جائے تو سُننے والے کو کسی گزشتہ واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم نہ ہو، جیسے غُلَامُ زَيْدٍ

(زید کا غلام)، اسے مرکب ناقص بھی کہتے ہیں۔

مرکبِ غیر مفید کی اقسام: بنیادی طور پر مرکبِ غیر مفید کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مرکبِ تقییدی

(۲) مرکبِ غیر تقییدی

مرکبِ تقییدی: مرکبِ تقییدی وہ مرکبِ غیر مفید ہے جس کی دوسری جزء پہلی جزء کی قید ہو، جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اور رَجُلٌ فَاضِلٌ۔

مرکبِ تقییدی کی اقسام: مرکبِ تقییدی کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مرکبِ اضافی

(۲) مرکبِ توصیفی

مرکبِ اضافی: مرکبِ اضافی وہ مرکبِ غیر مفید ہے جس کی پہلی جزء مضاف اور دوسری جزء مضاف الیہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ، اس میں غُلَامُ کی اضافت (نسبت) زید کی طرف ہو رہی ہے۔

مرکبِ توصیفی: وہ مرکبِ غیر مفید ہے جس کی پہلی جزء موصوف اور دوسری جزء صفت ہو۔ جیسے رَجُلٌ فَاضِلٌ۔

مرکبِ غیر تقییدی: مرکبِ غیر مفید کی دوسری قسم مرکبِ غیر تقییدی ہے یعنی اس کی دوسری جزء پہلی جزء کی قید نہیں ہوتی۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ۔

مرکّبِ غیر تقییدی کی اقسام :- مرکّبِ غیر تقییدی کی تین قسمیں ہیں :

(۱) مرکّبِ بنائی
(۲) مرکّبِ صوتی
(۳) مرکّبِ منعِ صرف

مرکّبِ بنائی : یہ وہ مرکّب ہے جس کی دوسری جزء کسی حرف کو شامل ہو، جیسے اَحَدَ عَشَرَ اصل میں اَحَدٌ وَّ عَشَرٌ تھا اس کے دونوں جزء فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں البتہ اِثنَا عَشَرَ کا پہلا حصہ بدلتا رہتا ہے۔ جیسے اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَیْ عَشَرَ ۔ یہ اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَۃَ عَشَرَ (گیارہ سے انیس تک) ہوتا ہے۔

نوٹ : مرکّبِ بنائی کو مرکّبِ تعدادی بھی کہتے ہیں۔

مرکّبِ صوتی : ایسا مرکب جس کا دوسرا جزء صوت (آواز) ہو۔ جیسے سِیْبُوَیْہٗ (یہ سِیْبُ اور وَیْہٗ سے مرکّب ہے) اور نَفْطَوَیْہٗ (نَفْطٌ اور وَیْہٗ سے مرکب ہے)۔

مرکّبِ منعِ صرف : دو کلمے جو اضافت اور اسناد کے بغیر مل جائیں اور دونوں کے درمیان ربط دینے والا کوئی حرف نہ ہو جیسے بَعْلَبَکَّ (یہ بَعْلٌ اور بَکٌّ سے مرکّب ہے) اور حَضْرَمُوْتُ (یہ حَضْرٌ اور مُوْتٌ سے مرکّب ہے)۔

مرکّبِ منعِ صرف کو مرکّبِ مزجی بھی کہتے ہیں اس کا پہلا جزء ہمیشہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا حصہ بدلتا رہتا ہے۔

سوالات

(۱) کلمہ کی تعریف کریں اور اس کی اقسام مع مثالیں بیان کریں۔

(۲) کیا مرکبِ مفید، جملہ اور کلام میں کوئی فرق ہے؟

(۳) مرکبِ مفید اور مرکبِ غیر مفید کی تعریف قلمبند کریں۔

(۴) جملہ انشائیہ کی تعریف لکھیں اور اقسام ذکر کریں۔

(۵) مرکبِ غیر مفید کی کل کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟

(۶) جملہ کی ذاتی اور صفاتی اقسام تحریر کریں۔

(۷) جملہ کی کل کتنی تقسیمات ہیں اور دوسری تقسیم میں کون کون سے جملے آتے ہیں؟

(۸) درج ذیل سے مرکبِ مفید اور مرکبِ غیر مفید الگ الگ کریں:

زَیْدٌ قَائِمٌ، قَالَ النَّاسُ، رَجُلٌ فَاضِلٌ، کِتَابُ بَکْرٍ، اَحَدَ عَشَرَ، اَلْکِتَابُ جَیِّدٌ۔

(۹) مندرجہ بالا مرکبات میں سے تین کی ترکیب لکھیں۔

(۱۰) مرکبِ تقییدی اور مرکبِ غیر تقییدی میں فرق واضح کریں اور بتائیں کہ یہ دونوں مرکبِ مفید کی اقسام ہیں یا مرکبِ غیر مفید کی؟

معرب و مبنی

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں:

(۱) معرب (۲) مبنی

اسم معرب: جس اسم کا آخر عامل کے بدلنے سے بدل جائے اسے اسم معرب کہتے، جیسے جاءَ زَیْدٌ،

رَاَیْتُ زَیْدًا ، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ - یہاں زید معرب ہے اور جاءَ، رَاَیْتُ اور باء عامل ہیں۔

نوٹ : اسم متمکن ترکیب میں واقع ہو تو معرب ہوتا ہے ___ اور ترکیب کے بغیر مبنی ہوتا ہے جبکہ اسم غیر متمکن مبنی ہوتا ہے اگرچہ ترکیب میں واقع ہو۔

اسم مبنی : جس اسم کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے اسے اسمِ مبنی کہتے ہیں، جیسے جَاءَ ھٰؤُلَاءِ ، رَاَیْتُ ھٰؤُلَاءِ ، مَرَرْتُ بِھٰؤُلَاءِ میں ھٰؤُلَاءِ اسمِ مبنی ہے عامل کے بدلنے سے اس کے آخر میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

اسمِ متمکن ترکیب میں واقع نہ ہو تو مبنی ہوتا ہے جیسے زَیْد، عَمْرو، بَکْر ترکیب کے بغیر مبنی ہیں اور اسم غیر متمکن اگرچہ ترکیب میں واقع ہو لیکن مبنی الاصل کے مشابہ ہونے کی وجہ سے مبنی ہوتا ہے جیسے ھٰؤُلَاءِ۔

مبنی الاصل : مبنی الاصل تین چیزیں ہیں :

(۱) فعل ماضی

(۲) امر حاضر معروف

(۳) تمام حروف

نوٹ : مبنی الاصل کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی اصل وضع کے اعتبار سے ہی مبنی ہو۔

مبنی الاصل سے مشابہت : مبنی الاصل سے مشابہت کی چار صورتیں ہیں :

(۱) اسم میں مبنی الاصل کا معنیٰ پایا جائے ، جیسے اَیْنَ (اسم) میں ہمزہ استفہام (حرف) کا معنیٰ پایا جاتا ہے اور حرف مبنی الاصل ہے ۔

(۲) اسم اپنا معنیٰ ظاہر کرنے میں حرف کی طرح غیر کا محتاج ہو ، جیسے اسمائے موصولہ (اَلَّذِی وغیرہ) صلہ کے اور اسمائے اشارہ (هٰؤُلَاءِ وغیرہ) مشارٌ الیہ کے محتاج ہوتے ہیں ۔

(۳) اسم ، فعل کے قائم مقام ہونے میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو ، جیسے نَزَالِ ، اِنْزِلْ کے قائم مقام ہے اور اِنْزِلْ (امر حاضر معروف) مبنی الاصل ہے ۔

(۴) اسم ، تعدادِ حروف کے اعتبار سے حرف کے مشابہ ہو ، جیسے تُ ، نَا (ضمیریں) مَنْ ، مَا (اسم موصول) تین حروف سے کم ہونے کی وجہ سے حرف کے مشابہ ہیں ۔

اَفعال اور حروف : افعال میں سے فعل مضارع معرب ہے جب نُونِ تاکید اور نُونِ جمع مؤنث سے خالی ہو ۔

باقی تمام افعال مبنی ہیں ، اور حروف تمام کے تمام مبنی ہیں ۔

نوٹ : مضارع میں نفی جحد بلم ، نفی تاکید بلن ، امر باللام ، اور نہی بھی داخل ہیں ۔

عامل : عامل وہ شئے ہے جس کے سبب سے معرب کے آخر میں تبدیلی آتی ہے ، جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں جَاءَ ،

مَا رَأَيْتُ زَيْدًا میں مَا رَأَيْتُ اور مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں باء حرف جار عامل ہے۔

عامل کی اقسام: عامل کی دو۲ قسمیں ہیں،
(۱) لفظی عامل
(۲) معنوی عامل

لفظی عامل وہ عامل ہے جو لفظوں میں آئے، جیسے جَاءَ زَيْدٌ وغیرہ، یہ عامل اٹھانوے ہیں۔

معنوی عامل سے مراد وہ عامل ہے جو الفاظ میں نہیں ہوتا۔ جیسے مبتدا کا عامل ابتداء ہے۔ اور مضارع مرفوع کا عامل اس کا ناصب وجازم سے خالی ہونا ہے۔

معمول: جس کلمے پر عامل داخل ہو اُسے معمول کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ میں جَاءَ عامل اور زَيْدٌ معمول ہے۔

اعراب: وُہ حرف یا حرکت جس کے ذریعے معرب کے آخر میں تبدیلی آتی ہے اسے اعراب کہتے ہیں۔ اور اعراب تین ہیں:

(۱) رفع جو فاعلیت کی علامت ہے۔
(۲) نصب جو مفعولیت کی علامت ہے۔
(۳) جر جو اضافت کی علامت ہے۔

اقسامِ اعراب: اعراب کی دو۲ قسمیں ہیں:

(۱) اعراب بالحرکت
(۲) اعراب بالحرف

جب رفع، نصب، جر حرکت کے ساتھ ہوں تو اسے اعراب بالحرکت

کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ، رَاَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں ضمہ، فتحہ، کسرہ حرکات ہیں۔

جب اعراب حرف کے ساتھ ہوں تو اسے اعراب بالحرف کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ اَبُوْكَ، رَاَیْتُ اَبَاكَ، مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ، یہاں رفع واؤ کے ساتھ نصب الف کے ساتھ اور جر یاء کے ساتھ ہے۔

لفظی و تقدیری اعراب: اگر عامل کے بدلنے سے معرب میں ظاہری اور لفظی طور پر تبدیلی واقع ہو تو یہ اعراب لفظی ہوگا۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ سے جب رَاَیْتُ زَیْدًا اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ہوا تو ضمہ کی بجائے فتحہ اور کسرہ آگیا۔ اور اگر ظاہر میں تبدیلی نہ ہو بلکہ محض حالت بدل جائے تو یہ تقدیری اعراب ہوگا، جیسے جَاءَ مُوْسٰی، مَرَرْتُ بِمُوْسٰی۔ یہاں عامل کے بدلنے سے معرب کی حالت بدل گئی لیکن ظاہری طور پر اعراب میں تبدیلی نہیں آئی اس لئے اسے تقدیری اعراب (یا تقدیری اختلاف) کہتے ہیں۔

محلِّ اعراب: جس حرف پر اعراب آتا ہے اسے محلِّ اعراب کہتے ہیں، جیسے جَاءَ زَیْدٌ وغیرہ میں زَیْدٌ کی دال محلِّ اعراب ہے، گویا جَاءَ عامل ہے، زَیْدٌ معرب ہے۔ ضمہ اعراب ہے (اور یہ اعراب بالحرکت لفظی ہے) جبکہ دال محلِّ اعراب ہے۔

اسمائے متمکنہ اور اُن کے اعراب:

اعراب کے اعتبار سے اسمِ متمکن کی سولہ (۱۶) قسمیں ہیں اور ان کے اعراب کی نو (۹) صورتیں ہیں۔

(۱) **اسمِ مفرد منصرف صحیح :** نحویوں کے نزدیک صحیح وہ کلمہ ہے جس کا لام کلمہ حرفِ علت نہ ہو اور مفرد سے مراد یہ ہے کہ وہ کلمہ تثنیہ اور جمع نہ ہو، جیسے زَیْدٌ۔

(۲) **جاری مجرائے صحیح (قائمقام صحیح) :** وہ اسم جس کے آخر میں واو یا یاء ما قبل ساکن ہو۔ جیسے دَلْوٌ، ظَبْیٌ۔

(۳) **جمع مکسر منصرف :** وہ جمع جس میں واحد کی بناء سلامت نہ رہے، اسے جمع مکسر کہتے ہیں جیسے رِجَالٌ۔

اِن تینوں کا اعراب حالتِ رفع میں ضمہ، حالتِ نصب میں فتحہ، اور حالتِ جر میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

مثالیں

حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
جَاءَ زَیْدٌ	رَاَیْتُ زَیْدًا	مَرَرْتُ بِزَیْدٍ
هٰذَا دَلْوٌ	رَاَیْتُ دَلْوًا	جِئْتُ بِدَلْوٍ
هُمْ رِجَالٌ	رَاَیْتُ رِجَالًا	مَرَرْتُ بِرِجَالٍ

(۴) **جمع مؤنث سالم :** جمع مؤنث سالم وہ جمع مؤنث ہوتی ہے جس میں واحد کی بناء سلامت رہے، اس کے آخر میں الف اور تاء آتی ہے، جیسے مُسْلِمَاتٌ۔ اس کا اعراب حالتِ رفع میں ضمہ اور حالتِ نصب و جر دونوں میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

مثال

حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
هُنَّ مُسْلِمَاتٌ	رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

(۵) **غیر منصرف:** وہ اسمِ معرب جس میں منع صرف کے اسباب میں سے دو سبب یا ایک سبب جو دو سببوں کے قائمقام ہو، پایا جاتا ہو، جیسے عُمَرُ۔

غیر منصرف کا اعراب حالتِ رفع میں ضمہ اور حالتِ نصب و جر دونوں میں فتحہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

مثال

حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
جَاءَ عُمَرُ	رَاَیْتُ عُمَرَ	مَرَرْتُ بِعُمَرَ

(۶) **اسمائے ستّہ مکبّرہ:** وہ چھ اسماء جو حالتِ تصغیر میں نہ ہوں:

اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ اور ذُوْ جب یہ اسماء یاءِ متکلم کے علاوہ کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب بالحرف ہوتا ہے یعنی حالتِ رفع میں واؤ، حالتِ نصب میں الف، اور حالتِ جر میں یاء آتی ہے۔

مثال

حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
جَاءَ اَبُوْكَ	رَاَیْتُ اَبَاكَ	مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ

(۷) مُثَنّٰی (تثنیہ) جیسے رَجُلَانِ۔

(۸) کِلَا اور کِلْتَا جو ضمیر کی طرف مضاف ہوں جیسے کِلَاهُمَا اور کِلْتَاهُمَا۔

(۹) اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ۔

ان تینوں کا اعراب بھی بالحرف ہوتا ہے، حالتِ رفع میں الف اور حالتِ نصب و جر میں یاء ماقبل مفتوح ہوتی ہے۔

مثالیں

حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
جَاءَ رَجُلَانِ	رَاَیْتُ رَجُلَیْنِ	مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ
جَاءَ کِلَاهُمَا	رَاَیْتُ کِلَیْهِمَا	مَرَرْتُ بِکِلَیْهِمَا
جَاءَ اِثْنَانِ	رَاَیْتُ اِثْنَیْنِ	مَرَرْتُ بِاِثْنَیْنِ

(۱۰) جمع مذکر سالم جیسے مُسْلِمُوْنَ۔ (۱۱) اُولُوْ

(۱۲) عِشْرُوْنَ (بیس) تا تِسْعُوْنَ (نوّے ۹۰)

ان تینوں کا اعراب بالحرف ہوتا ہے اور وہ حالتِ رفع میں واؤ ماقبل مضموم اور حالتِ نصب و جر میں یاء ماقبل مکسور ہے۔

مثالیں

حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
جَاءَ مُسْلِمُوْنَ	رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ
جَاءَ اُولُوْ مَالٍ	رَاَیْتُ اُولِیْ مَالٍ	مَرَرْتُ بِاُولِیْ مَالٍ
جَاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا	رَاَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلًا	مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ رَجُلًا

(۱۳) **اسمِ مَقْصُور:** وُہ اسم جس کے آخر میں الفِ مقصورہ (کھڑی زبر) ہو، جیسے مُوْسٰی۔

(۱۴) **جمع مذکر سالم کے علاوہ** کوئی اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامِیْ۔

ان دونوں قسموں کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے یعنی لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

مثالیں

حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
جَاءَ مُوْسٰی	رَاَیْتُ مُوْسٰی	مَرَرْتُ بِمُوْسٰی
جَاءَ غُلَامِیْ	رَاَیْتُ غُلَامِیْ	مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ

(۱۵) **اسمِ مَنْقُوص:** وُہ اسم جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو، جیسے قَاضِیْ۔

حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری حالتِ نصب میں فتحہ لفظی اور حالتِ جرّ میں کسرہ تقدیری ہوتا ہے۔

مثال

حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
جَاءَ الْقَاضِیْ	رَاَیْتُ الْقَاضِیَ	مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ

(۱۶) **جمع مذکر سالم جب یائے متکلم** کی طرف مضاف ہو، جیسے مُسْلِمِیَّ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا، یائے متکلم کی طرف اضافت ہوئی

تو اضافت کی وجہ سے نُون گر گیا مُسْلِمُوْیَ ہو گیا واؤ اور یاء جمع ہوئے واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کیا تو مُسْلِمُیَّ ہو گیا۔ اب یاء کی مناسبت سے میم کو کسرہ دیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔

نوٹ: چونکہ حالتِ رفع میں یہ مُسْلِمُوْنَ سے مُسْلِمِیَّ بنا ہے جبکہ حالتِ نصب اور جَر میں مُسْلِمِیْنَ سے مُسْلِمِیَّ بنایا گیا اس لئے حالتِ رفع میں واؤ تقدیری ہے جبکہ حالتِ نصب اور جر میں یاء لفظوں میں موجود ہے۔

مثال

حالتِ جر	حالتِ نصب	حالتِ رفع
مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ	رَاَیْتُ مُسْلِمِیَّ	جَاءَ مُسْلِمِیَّ

منصرف وغیر منصرف: اسمِ معرب کی دو قسمیں ہیں:

(۱) منصرف

(۲) غیر منصرف

منصرف: منصرف وہ اسم معرب ہے جس میں نو اسبابِ منع صرف میں سے کوئی سبب نہ پایا جاتا ہو، جیسے زَیْدٌ۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر تینوں حرکات (ضمہ، فتحہ اور کسرہ) اور تنوین آسکتی ہے، جیسے جَاءَ زَیْدٌ، رَاَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔

غیر منصرف: غیر منصرف وہ اسم معرب جس میں اسبابِ منع صرف میں سے کوئی دو یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو، پایا جاتا ہو، جیسے عُمَرُ، حَمْرَاءُ۔ غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اِس پر

کسرہ اور تنوین نہیں آتی اور حالتِ جر میں یہ مفتوح ہوتا ہے۔

اسبابِ منعِ صرف: اسبابِ منعِ صرف نو ۹ ہیں:

(۱) عدل جیسے عُمَرُ۔

(۲) وصف جیسے اَحْمَرُ۔

(۳) تانیث جیسے طَلْحَۃُ۔

(۴) معرفہ جیسے زَیْنَبُ۔

(۵) عُجمہ جیسے اِبْرَاہِیْمُ۔

(۶) جمع جیسے مَسَاجِدُ۔

(۷) ترکیب جیسے مَعْدِیْکَرَبُ۔

(۸) الف ونون زائدتان جیسے عِمْرَانُ۔

(۹) وزنِ فعل جیسے اَحْمَدُ۔

عدل: اسم کا اصلی صورت سے کسی دوسری صورت میں بدل جانا عدل ہے۔ عدل کی دو ۲ قسمیں ہیں:

(۱) عدلِ تحقیقی

(۲) عدلِ تقدیری

عدلِ تحقیقی: عدلِ تحقیقی یہ ہے کہ اس کے بدلنے پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دوسری دلیل بھی دلالت کرے، جیسے ثُلٰثُ کے معنی ہیں "تین تین"، اس سے معلوم ہوا کہ یہ اصل میں "ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ" تھا کیونکہ معنی کی زیادتی لفظ کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے تو اس میں وصف اور عدل دو ۲ سبب ہیں۔

عدلِ تقدیری : عدلِ تقدیری یہ ہے کہ اس کے بدلنے پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دلیل نہ ہو مثلاً عُمَرُ کو غیر منصرف پڑھا جاتا ہے اور اس میں عَلَم ہونے کے علاوہ بظاہر کوئی دُوسرا سبب نہیں، حالانکہ غیر منصرف میں دُو سبب ہوتے ہیں، لہٰذا یہاں دُوسرا سبب عدلِ تقدیری ہے کہ اصل میں یہ عَامِرٌ ہوگا۔

نوٹ :- عدل وزنِ فعل کے ساتھ بالکل جمع نہیں ہوتا البتہ علمیت اور وصف کے ساتھ جمع ہوتا ہے جیسے عُمَرُ اور زُفَرُ میں عدل بھی ہے اور یہ دونوں عَلَم بھی ہیں۔ اور ثُلٰثُ، مَثْلَثُ، اُخَرُ اور جُمَعُ میں عدل بھی ہے اور وصف بھی۔

وصف : اسم کا کسی مبہم ذات پر یُوں دلالت کرنا کہ اس میں بعض صفات بھی ملحوظ ہوں وصف کہلاتا ہے جیسے اَحْمَرُ۔

وصف، علمیت کے ساتھ بالکل جمع نہیں ہوتا۔

وصف کے لئے شرط یہ ہے کہ وُہ اصلِ وضع کے اعتبار سے وصف ہو، جیسے اَسْوَدُ اور اَرْقَمُ اگرچہ سانپ کے نام بن گئے لیکن اصل میں وصفیت کے لئے وضع کئے گئے تھے، لہٰذا غیر منصرف ہونگے۔

تانیث : اسم میں علامت تانیث (تاء) پائی جاتی ہو یا تانیثِ معنوی ہو اس کا عَلَم ہونا شرط ہے جیسے طَلْحَةُ (تانیثِ لفظی تاء کے ساتھ)، زَیْنَبُ (تانیثِ معنوی)، اگر تانیثِ معنوی ثلاثی ہو اس کا درمیان والا حرف ساکن ہو اور وہ عُجمہ بھی نہ ہو تو خفیف ہونے کی وجہ سے اسے منصرف بھی پڑھا

جا سکتا ہے جیسے ہِنْدُ۔

الف مقصورہ اور الفِ ممدودہ کے ساتھ تانیث ہر حال میں غیر منصرف ہوتی ہے کیونکہ الف دو سببوں یعنی تانیث اور لزوم تانیث کے قائمقام ہوتا ہے۔

معرفہ: غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے معرفہ کا عَلَم ہونا شرط ہے، نیز یہ وصف کے علاوہ باقی اسباب کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے، جیسے تَمَامَۃُ۔

عُجمہ: عجمی لغت کا لفظ عُجمہ کہلاتا ہے۔ اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ عَلَم ہو اور تین حروف سے زائد ہو جیسے اِبْرَاهِیْمُ، یا تین حرفی ہو لیکن درمیان والا حرف متحرک ہو، جیسے شَتَرُ (ایک قلعے کا نام)، پس لَجَامُ منصرف ہے کیونکہ عَلَم نہیں، اور نُوْحٌ بھی منصرف ہے کیونکہ اس کا درمیان والا حرف ساکن ہے۔

جمع: یہ ایک سبب، دو سببوں کے قائمقام ہے۔ اور اس کے دو سببوں کے قائمقام ہونے کی شرط یہ ہے کہ منتہی الجموع کے وزن پر ہو اور اس کے آخر میں ایسی تاء بھی نہ ہو جو حالتِ وقف میں ہاء سے بدل جاتی ہے۔ اس کو منتہی الجموع اس لئے کہتے ہیں کہ یہ دو بار بطور جمع تکسیر جمع ہو چکا اب تیسری بار جمع نہیں ہو گا۔ اس میں الفِ جمع کے بعد دو حرف ہوتے ہیں جیسے مَسَاجِدُ، یا ایک حرف مشدد ہوتا ہے جیسے دَوَابُّ، یا تین حرف ہوتے ہیں اور درمیان والا حرف ساکن ہوتا ہے جیسے مَصَابِیْحُ۔

ترکیب: دو یا دو سے زیادہ کلموں کا ایک ہو جانا ترکیب کہلاتا ہے۔ اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ عَلَم

ہو اور اس کے درمیان نسبتِ اضافی یا اسنادی ہو جیسے بَعْلَبَكُّ۔

الف و نون زائدتان: اگر یہ اسم میں ہوں تو اس اسم کا عَلَم ہونا شرط ہے جیسے عِمْرَانُ، عُثْمَانُ وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ سُعْدَانٌ منصرف ہے کیونکہ ہر جنگلی جڑی بُوٹی کو سُعْدَانٌ کہا جاتا ہے یہ عَلَم نہیں۔

اور اگر الف و نون زائدتان کسی صفت میں ہوں تو اس کے غیر منصرف ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ آئے جیسے سَكْرَانُ، اس کی مؤنث سَكْرَىٰ آتی ہے اس لئے غیر منصرف ہے اور چونکہ نَدْمَانٌ کی مؤنث نَدْمَانَةٌ آتی ہے اس لئے یہ منصرف ہے۔

وزنِ فعل: اسم کا کسی فعل کے وزن پر آنا وزنِ فعل کہلاتا ہے اس کے لئے شرط یہ ہے کہ یہ وزن فعل کے لئے مختص ہو اور فعل سے منقول ہو کر اسم میں آئے جیسے شَمَّرَ اور ضُرِبَ، اور اگر فعل کے لئے مختص نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کے شروع میں حروفِ مضارع میں سے کوئی حرف ہو اور اُس کے آخر میں تاء (جو ہاء سے بدل جاتی ہے) نہ آئے جیسے اَحْمَدُ، يَشْكُرُ، تَغْلِبُ، نَرْجِسُ غیر منصرف ہیں لیکن يَعْمَلٌ منصرف ہے کیونکہ اس کے آخر میں تاء آسکتی ہے اور یہ يَعْمَلَةٌ بن جاتا ہے۔

غیر منصرف کا منصرف ہونا: جس اسمِ غیرِ منصرف میں علمیت شرط ہو یا علمیت شرط نہ ہو لیکن وہ کسی دوسرے سبب کے ساتھ جمع ہو جائے تو ایسے اسم کو نکرہ بنانے کی صورت میں منصرف پڑھیں گے۔

نوٹ: (۱) تانیث (لفظی ہو یا معنوی) عجمہ، ترکیب اور الف و نون زائدتان میں علمیت شرط ہے۔

دل اور وزنِ فعل میں علمیت شرط نہیں لیکن بطور سبب ان کے ساتھ جمع ہو جاتی ہے۔

اگر غیر منصرف مضاف ہو جائے یا اس پر الف لام داخل کر دیا جائے تو اس پر حالتِ جر میں کسرہ آجاتا ہے جیسے مَرَرْتُ بِاَحْمَدِكُمْ اور مَرَرْتُ بِالْاَحْمَدِ۔

اسمِ مبنی (غیر متمکن) کی اقسام:

اسمِ مبنی (غیر متمکن) کی آٹھ اقسام ہیں:

(۱) مُضْمَرات (۲) اسمائے اشارات
(۳) اسمائے موصولہ (۴) اسمائے افعال
(۵) اسمائے اصوات (۶) مرکب بنائی
(۷) کنایات (۸) بعض ظروف۔

مُضْمَرَات: یہ مُضْمَر کی جمع ہے اور مُضْمَر وہ اسم مبنی ہے جو متکلم، مخاطب یا اُس غائب پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو جس کا لفظاً یا معنیً پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

مُضْمَر یعنی ضمیر کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ضمیر متصل
(۲) ضمیر منفصل

متّصل: وہ ضمیر ہے جو تنہا مستعمل نہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) **ضمیر مرفوع متصل:** فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہوئی ہو۔

ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا

ضَرَبُوْا ضَرَبَا ضَرَبَ ضَرَبْتُنَّ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمْ
ضَرَبْنَ ضَرَبْنَا ضَرَبْتُ۔

(۲) **ضمیر منصوب متّصل**: مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہوئی ہو۔
ضَرَبَنِیْ ضَرَبَنَا ضَرَبَكَ ضَرَبَكُمَا
ضَرَبَكُمْ ضَرَبَكِ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُنَّ ضَرَبَهٗ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ
ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ۔

(۳) **ضمیر مجرور متّصل**: مضاف یا حرف جر سے ملی ہوئی ضمیر۔
غُلَامِیْ غُلَامُنَا غُلَامُكَ غُلَامُكُمَا
غُلَامُكُمْ غُلَامُكِ غُلَامُكُمَا غُلَامُكُنَّ غُلَامُهٗ غُلَامُهُمَا غُلَامُهُمْ
غُلَامُهَا غُلَامُهُمَا غُلَامُهُنَّ۔

لِیْ لَنَا لَكَ لَكُمَا لَكُمْ لَكِ لَكُمَا لَكُنَّ لَهٗ
لَهُمَا لَهُمْ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ۔

منفصل: وہ ضمیر ہے جو تنہا مستعمل ہو، اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) **ضمیر مرفوع منفصل**: فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے الگ ہو۔
اَنَا نَحْنُ اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ
اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ هُوَ هُمَا هُمْ هِیَ هُمَا هُنَّ۔

(۲) **ضمیر منصوب منفصل**: مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے الگ ہو۔

اِیَّایَ اِیَّانَا اِیَّاكَ اِیَّاكُمَا اِیَّاكُمْ اِیَّاكِ اِیَّاكُمَا
اِیَّاكُنَّ اِیَّاهُ اِیَّاهُمَا اِیَّاهُمْ اِیَّاهَا اِیَّاهُمَا اِیَّاهُنَّ۔

نوٹ: یوں یہ ۱۴ مستتر ضمیریں ہوئیں۔

ضمیرِ مستتر: ضمیر مرفوع متصل بعض اوقات پوشیدہ ہوتی ہے اور اسے ضمیر مستتر کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مقامات میں ضمیر متصل مستتر ہوتی ہے:

(۱) ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب میں، جیسے ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِیَ۔

(۲) مضارع کے صیغہ واحد متکلم، جمع متکلم، واحد مذکر حاضر، واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب میں، جیسے اَضْرِبُ میں (اَنَا)، نَضْرِبُ میں (نَحْنُ)، تَضْرِبُ میں (اَنْتَ)، یَضْرِبُ میں (هُوَ) اور تَضْرِبُ میں (هِیَ)۔

(۳) اسم فاعل کے تمام صیغوں میں جیسے ضَارِبٌ میں (هُوَ)، ضَارِبَانِ میں (هُمَا)، ضَارِبُوْنَ میں (هُمْ)، ضَارِبَةٌ میں (هِیَ)، ضَارِبَتَانِ میں (هُمَا)، ضَارِبَاتٌ میں (هُنَّ)۔

(۴) اسم مفعول کے بھی تمام صیغوں میں جیسے مَضْرُوْبٌ میں (هُوَ) اور مَضْرُوْبَةٌ میں (هِیَ) آخر تک۔

نوٹ: صفتِ مشبہ اور اسمِ تفضیل کے تمام صیغوں میں بھی ضمیر مستتر ہوتی ہے۔

ضمیرِ شان و ضمیرِ قصہ: بعض اوقات ضمیر مرفوع منفصل غائب جملے کے شروع میں آتی ہے اور مذکورہ جملہ اس کی وضاحت کرتا ہے۔ اگر یہ مذکر کی ضمیر ہو تو اُسے ضمیرِ شان کہتے ہیں اور اگر مؤنث کی ضمیر ہو تو اسے ضمیرِ قصہ کہا جاتا ہے۔

(۱) ضمیرِ شان کی مثال ، هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (شان یہ ہے کہ اللہ تعالٰے ایک ہے)

(۲) ضمیرِ قصہ کی مثال : اِنَّهَا زَیْنَبُ قَائِمَةٌ (قصہ یہ ہے کہ زینب کھڑی ہے)

ضمیرِ فصل : اگر مبتداء کی خبر معرفہ یا اسم تفضیل ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل لائی جاتی ہے جو واحد ، تثنیہ ، جمع ، مذکر ، مؤنث ، متکلم ، مخاطب ، اور غائب ہونے میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے اس ضمیر کو ضمیرِ فصل کہا جاتا ہے ۔ جیسے زَیْدٌ هُوَ الْقَائِمُ ۔ کَانَ زَیْدٌ هُوَ اَفْضَلَ مِنْ عَمْرٍو ۔

اسمائے اشارہ : وہ اسماء ہیں جو مشارٌ الیہ پر دلالت کے لئے وضع کئے گئے ہوں یہ پانچ قسم کے الفاظ ہیں جو چھ معانی کے لئے آتے ہیں ۔

نوٹ : جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں ۔

وجہِ حصر : مشارٌ الیہ مذکر ہو گا یا مؤنث پھر دونوں صورتوں میں واحد یا تثنیہ یا جمع ہو گا ۔ اس طرح کل چھ اقسام بن گئیں ۔ چونکہ جمع مذکر اور جمع مؤنث کے لئے ایک ہی قسم کا اسمِ اشارہ استعمال ہوتا ہے لہذا پانچ قسم کے اسمائے اشارہ ہیں جو چھ معانی پر دلالت کرتے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے :

ذَا : واحد مذکر کے لئے ۔ ذَانِ ، ذَیْنِ : تثنیہ مذکر کے لئے (ذَانِ حالتِ رفع میں اور ذَیْنِ حالتِ نصب و جر میں ۔ تَا ، تِیْ ، تِہْ ، ذِہْ ، ذِهِیْ ، تِهِیْ : واحد مؤنث کے لئے ۔ تَانِ ، تَیْنِ : تثنیہ مؤنث کے لئے

تَانِ حالتِ رفع اور تَيْنِ حالتِ نصب وجر میں) ۔ اُولَآءِ (مد کے ساتھ) اُولٰی (الفِ مقصورہ کے ساتھ) جمع مذکر اور جمع مؤنث کے لئے ۔ بعض اوقات اسمائے اشارہ کے شروع میں ہائے تنبیہ لگا دیتے ہیں جیسے ھٰذَا ، ھٰذَانِ ، ھٰؤُلَآءِ ۔ اسی طرح اسمائے اشارہ کے آخر میں حرفِ خطاب (کاف) کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے جیسے ذَاكَ ۔ اور کبھی کافِ خطاب سے پہلے لام مکسور لگاتے ہیں ، جیسے ذَالِكَ ۔

نوٹ : اسمِ اشارہ ذَا (ھٰذَا) قریب کے لئے ۔ ذَالِكَ دُور کے لئے ۔ اور ذَاكَ درمیانی مسافت کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔

اسمائے موصولہ : اسمِ موصول وہ اسم مبنی ہے جو اپنے صلہ سے مل کر جملے کا جزء بنتا ہے صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے اور اس میں ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو اسمِ موصول کی طرف لوٹتی ہو ، جیسے جَآءَ الَّذِیْ اَبُوْهُ قَائِمٌ ۔ اِس میں (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول ہے اَبُوْهُ قَائِمٌ جملہ اسمیہ خبریہ صلہ ہے اور اَبُوْهُ کی ضمیر مجرور اَلَّذِیْ اسمِ موصول کی طرف لوٹتی ہے ۔ اسی طرح جَآءَ الَّذِیْ قَامَ اَبُوْهُ میں اَلَّذِیْ کا صلہ جملہ فعلیہ خبریہ قَامَ اَبُوْهُ ہے ۔

اسمائے موصولہ درج ذیل ہیں :

اَلَّذِیْ : (واحد مذکر) ۔ اَللَّذَانِ : (تثنیہ مذکر حالتِ رفع) ۔ اَللَّذَیْنِ : (تثنیہ مذکر حالتِ نصب وجر) ۔ اُولَآءِ اور اَلَّذِیْنَ : (جمع مذکر) ۔ اَلَّتِیْ : (واحد مؤنث) ۔ اَللَّتَانِ : (تثنیہ مؤنث حالتِ رفع) ۔ اَللَّتَیْنِ : (تثنیہ مؤنث حالتِ نصب وجر) ۔ اَللَّاتِیْ ، اَللَّوَاتِیْ ، اَللَّآءِ اور اَللَّائِیْ : (جمع مؤنث) ۔ مَا ، مَنْ ، اَیٌّ ،

اور اَیَّۃٌ۔

ما عام طور پر غیر ذوی العقول کے لئے اور مَنْ عام طور پر ذوی العقول کے لئے آتا ہے اور ان دونوں میں عموم ہوتا ہے اَیٌّ مذکر و مونث دونوں کے لئے اور اَیَّۃٌ صرف مونث کے لئے آتا ہے۔

نوٹ: (۱) قبیلہ بنو طے کی لغت میں ذُوْ بمعنی اَلَّذِیْ بھی اسمائے موصولہ میں سے ہے، جیسے ذُوْ ضَرَبَكَ یعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَكَ۔

(۲) اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے شروع میں جو الف لام ہوتا ہے وہ اَلَّذِیْ کا معنیٰ دیتا ہے اور اسم فاعل یا اسم مفعول اس کا صلہ ہوتا ہے جیسے جَاءَنِی الضَّارِبُ زَیْدًا یعنی اَلَّذِیْ یَضْرِبُ زَیْدًا۔ جَاءَنِی الْمَضْرُوْبُ غُلَامُہٗ یعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ غُلَامُہٗ۔

(۳) اگر اسمِ موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر، مفعول کی ضمیر ہو تو اُسے حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے قَامَ الَّذِیْ ضَرَبْتُہٗ کو قَامَ الَّذِیْ ضَرَبْتُ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ:

اَیٌّ اور اَیَّۃٌ معرب ہیں البتہ جب ان کے صلہ کے شروع والے کلمہ کو حذف کر دیا جائے جیسے ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ کُلِّ شِیْعَۃٍ اَیُّھُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا۔ (تو اس صورت میں مبنی ہوں گے یہاں اَشَدُّ سے پہلے ھُوَ ضمیر تھی جسے حذف کیا گیا یعنی ھُوَ اَشَدُّ)

اسمِ فعل وُہ اسم ہے جو فعل کا معنیٰ دیتا ہے —

اسمائے افعال: اسمائے افعال کی دُو قسمیں ہیں:

(۱) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر

(۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی

اسمائے افعال بمعنی امر حاضر درج ذیل ہیں:

رُوَیْدَ: تُو ضرور مہلت دے۔ ھَیْتَ لَكَ: آ۔ ھَلُمَّ: لاؤ۔ صَہْ: اس وقت چُپ رہو۔ حَیَّھَلْ: آؤ۔ مَہْ: ابھی چھوڑ۔ بَلْهَ: تو ضرور چھوڑ۔ ھَیْهِ: کبھی چھوڑ۔ دُوْنَكَ: پکڑو۔ عَلَیْكَ: لازم پکڑو۔ ھَاتِ: لا۔

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی درج ذیل ہیں:

ھَیْھَاتَ: دُور ہُوا۔ سَرْعَانَ: جلدی کی۔ شَتَّانَ: جُدا ہُوئے۔ شَتَّانَ کا فاعل کم از کم دُو چیزیں ہوتی ہیں۔ جیسے شَتَّانَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو: زید اور عمرو ایک دوسرے سے جُدا ہُوئے۔

اَسمائے اَصوات: جو لفظ کسی آواز کی حکایت کے لئے بولا جائے یا اس کے ذریعے کسی جانور کو آواز دی جائے، اُسے اسمِ صوت کہتے ہیں:

(۱) غَاقِ: کوّے کی آواز۔

(۲) نَخْ: اونٹ بٹھانے کی آواز۔

مرکبِ بنائی: جب کوئی اسم دُو کلموں سے مرکب ہو اور ان کے درمیان اضافی یا اسنادی نسبت نہ ہو اور اس کا دوسرا کلمہ کسی حرف کو شامل ہو تو اسے مرکبِ بنائی کہتے ہیں۔ اس کے دونوں جُزء فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔ اصل میں

یہ اَحَدُ وَعَشَرَ اور تِسْعَةٌ وَعَشَرٌ تھے، البتہ اِثْنَا عَشَرَ کا پہلا جزء معرب ہے۔

اسمائے ظروف : اسمائے ظروف کی دو قسمیں ہیں :

(۱) ظروفِ زمان

(۲) ظروفِ مکان

ظروفِ زمان : اِذْ - اِذَا - مَتٰی - کَیْفَ - اَیَّانَ - مُذْ - مُنْذُ - قَبْلُ - بَعْدُ - قَطُّ - عَوْضُ - اَمْسِ -

ظروفِ مکان : فَوْقَ - تَحْتُ - حَیْثُ - اَیْنَ - اَنّٰی - عِنْدَ - لَدٰی - لَدُنْ - قُدَّامُ - خَلْفُ -

اِذْ : یہ ماضی کے لئے آتا ہے اور اس کے بعد جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں آتے ہیں، جیسے اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور اِذِ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ -

اِذَا : یہ مستقبل کے لئے آتا ہے، اور اگر ماضی پر داخل ہو تو اسے بھی مستقبل کے معنیٰ میں کر دیتا ہے، جیسے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ -

اِذَا میں شرط کا معنیٰ بھی پایا جاتا ہے اور اس کے بعد جملہ اسمیہ بھی آسکتا ہے، جیسے اِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ -

مَتٰی : یہ شرط یا استفہام کے معنیٰ کے لئے آتا ہے - شرط کی مثال مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ - استفہام کی مثال : مَتٰی تُسَافِرُ -

اَیَّانَ : وقت پوچھنے کے لئے آتا ہے - جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ -

مُذْ - مُنْذُ: اگر مَتٰی کے ساتھ سوال کے جواب میں آئیں تو ابتدائے مدت بتانے کے لئے آتے ہیں، جیسے کسی نے پوچھا: مَتٰی مَارَاَیْتَ زَیْدًا (تُو نے زید کو کب سے نہیں دیکھا؟) تو جواب میں کہتا ہے: مَارَاَیْتُہٗ مُذْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ یا مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ یعنی میرے زید کو نہ دیکھنے کا آغاز جمعہ کے دن سے ہُوا۔ اگر کَمْ کے ساتھ سوال کے جواب میں آئیں تو پُوری مدت بتانے کیلئے آتے ہیں، جیسے پوچھا جائے: کَمْ مُدَّۃً مَارَاَیْتَ زَیْدًا (کتنی مدت ہُوئی کہ تم نے زید کو نہیں دیکھا؟) اس کے جواب میں کہا جائیگا: مَارَاَیْتُہٗ مُذْ یَوْمَیْنِ وَمُنْذُ یَوْمَیْنِ یعنی اُسے نہ دیکھنے کی تمام مدت دو دن ہے۔

قَبْلُ - بَعْدُ: اگر ان کا مضاف الیہ محذوف منوی (متکلم کی نیت میں ہو) تو مبنی ہوتے ہیں جیسے لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ یعنی لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلِ کُلِّ شَیْءٍ وَّمِنْ بَعْدِ کُلِّ شَیْءٍ۔ اور اگر ان کا مضاف الیہ محذوف ہو اور متکلم کی نیت میں بھی نہ ہو یا محذوف ہی نہ ہو تو یہ معرب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مندرجہ بالا آیت کو لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلٍ وَّمِنْ بَعْدٍ بھی پڑھا جاتا ہے۔

قَطُّ: یہ ماضی منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے، جیسے مَارَاَیْتُہٗ قَطُّ (میں نے اُسے بالکل نہیں دیکھا)

عَوْضُ: یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے اور اس میں استغراق کا معنٰی ہوتا ہے، جیسے لَآ اَضْرِبُہٗ عَوْضُ (میں اُسے کبھی بھی نہیں ماروں گا)

اَمْسِ: یہ اہلِ حجاز کے نزدیک کسرہ پر مبنی ہوتا ہے اور گذرے ہوئے

دن کے لئے آتا ہے، جیسے مَا رَأَیْتُہٗ اَمْسِ۔

ظروف مکان

فَوْقُ ، تَحْتُ : جب یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ متکلم کی نیت میں ہو تو مبنی ہوتے ہیں ورنہ یہ معرب ہیں۔

قُدَّامُ - خَلْفُ : ان کا وہی حکم ہے جو فَوْقُ اور تَحْتُ کا ہے۔

حَیْثُ : اس کے مبنی ہونے کی شرط یہ ہے کہ جملہ کی طرف مضاف ہو، جیسے اِجْلِسْ حَیْثُ یَجْلِسُ زَیْدٌ۔

اَیْنَ - اَنّٰی : یہ دونوں استفہام اور شرط کے لئے آتے ہیں۔ استفہام کی مثال : اَیْنَ تَمْشِیْ - اَنّٰی تَقْعُدُ۔

شرط کی مثال : اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ - اَنّٰی تَقْعُدْ اَقْعُدْ۔

اَنّٰی فعل کے بعد ہو تو کَیْفَ کے معنی میں آتا ہے، جیسے فَأْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ (کَیْفَ شِئْتُمْ)۔

عِنْدَ : یہ فتح پر مبنی ہوتا ہے، جیسے اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ۔

لَدٰی - لَدُنْ : دونوں عِنْدَ کے معنی میں آتے ہیں، جیسے اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ۔ البتہ عِنْدَ اور ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ عِنْدَ میں مال وغیرہ کا پاس ہونا ضروری نہیں بلکہ اس کی مِلک میں ہونا کافی ہے، مثلاً اگر زید کا مال بینک میں ہو تو بھی اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ کہہ سکتے ہیں لیکن لَدٰی اور لَدُنْ میں مال کا پاس ہونا ضروری ہے۔

نوٹ : اگر غیر مبنی ظروف جملہ یا لفظ اِذْ کی طرف مضاف ہوں تو

انھیں فتح پر مبنی پڑھنا جائز ہے ، جیسے ھٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُھُمْ ۔ یہاں لفظ "یوم" ظرف غیر مبنی ہے ۔ اسے یَوْمَ اور یَوْمُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں ۔ اسی طرح یَوْمَئِذٍ اور حِیْنَئِذٍ لفظ مِثْل اور غَیْر جب مَا ، اَنْ اور اَنَّ سے ملے ہوئے ہوں تو انھیں بھی فتحہ پر مبنی پڑھنا جائز ہے ، جیسے ضَرَبْتُهٗ مِثْلَ مَاضَرَبَ زَیْدٌ ۔۔۔ غَیْرَ اَنَّ ضَرَبَ زَیْدٌ ۔

اسمائے کنایات : وہ اسماء جنھیں کسی مبہم (پوشیدہ) چیز پر بولنے کے لئے وضع کیا گیا ہو ۔ ان کی دو قسمیں ہیں :

(۱) وہ اسمائے کنایات جو مبہم عدد پر دلالت کریں ، جیسے کَمْ اور کَذَا ۔

(۲) وہ اسمائے کنایات جو مبہم بات پر دلالت کریں ، جیسے کَیْتَ ، ذَیْتَ ۔

کَمْ کی اقسام : کَمْ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) استفہامیہ

(۲) خبریہ

کَمْ استفہامیہ کا مدخول مفرد ہوتا ہے اور تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب پڑھا جاتا ہے ، جیسے کَمْ رَجُلاً عِنْدَكَ ؟

کَمْ خبریہ کا مدخول مفرد ہو یا جمع ۔۔۔ مجرور ہوتا ہے ۔

مفرد کی مثال : کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُهٗ ۔

جمع کی مثال : کَمْ رِجَالٍ لَقِیْتُھُمْ ۔

سوالات

(۱) معرب اور مبنی کی تعریف کریں اور بتائیں کہ کون کون سے کلمے مبنی الاصل ہیں؟

(۲) اعراب کسے کہتے ہیں اور اس کی کون کون سی قسمیں ہیں؟

(۳) اعراب کے اعتبار سے اسمائے متمکنہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ان میں سے پانچ کے نام اور ان کا اعراب لکھیں

(۴) غیر منصرف کسے کہتے ہیں اور اسباب منع صرف کون کون سے ہیں؟

(۵) اسم غیر متمکن کی اقسام کتنی اور کون کون سی ہیں؟

(۶) ضمیرِ شان، ضمیرِ قصہ اور ضمیرِ فصل کی وضاحت کریں اور مثالیں بھی لکھیں

(۷) اسمائے کنایات کی کتنی قسمیں ہیں اور کَمْ استفہامیہ اور خبریہ کے عمل میں کیا فرق ہے؟

مرفوعات

مرفوع وہ اسم ہے جس میں فاعلیت کی علامت پائی جاتی ہو۔ فاعلیت کی علامات ضمہ، واوٗ اور الف ہیں۔ مرفوعات کی آٹھ قسمیں ہیں:

(۱) فاعل
(۲) مفعولِ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ (نائبِ فاعل)
(۳) مبتدا
(۴) خبر
(۵) اِنَّ وغیرہ کی خبر
(۶) کَانَ وغیرہ کا اسم
(۷) مَا و لَا مُشَبَّہَتَیْنِ بِلَیْسَ کا اسم
(۸) لائے نفی جنس کی خبر

فاعل

ہر وہ اسم فاعل کہلاتا ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ اس اسم کے ساتھ قائم ہو نہ کہ اس پر واقع ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ ، زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ اور مَا ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا

ہر فعل کے لئے فاعِل مرفوع کا ہونا ضروری ہے اور وہ فاعل دو طرح کا ہوتا ہے:

۱) فاعِل مظہر (ظاہر) جیسے ذَھَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ فاعِل ظاہر ہے۔
۲) فاعل مضمر (ضمیر) جیسے زَیْدٌ ذَھَبَ میں ذَھَبَ فعل کی ضمیر ھُوَ

فاعل ہے۔

اگر فعل متعدی ہو تو اس کا مفعول بھی آتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔

اگر فاعل ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ، ضَرَبَ الزَّیْدَانِ، ضَرَبَ الزَّیْدُوْنَ۔

اگر فاعل مضمر (ضمیر) ہو تو فاعل واحد کے لئے فعل واحد، تثنیہ کیلئے فعل تثنیہ، اور جمع کے لئے جمع کا صیغہ آئے گا مثلاً زَیْدٌ ضَرَبَ، اَلزَّیْدَانِ ضَرَبَا، اَلزَّیْدُوْنَ ضَرَبُوْا۔

اگر فاعل مؤنثِ حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کوئی کلمہ فاصل نہ ہو یا فاعل مؤنثِ غیر حقیقی ہو، اور فاعل، فعل سے مقدم ہو تو فعل ہمیشہ مؤنث آئے گا جیسے قَامَتْ هِنْدٌ (مؤنثِ حقیقی کی مثال) اور اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ (مؤنث غیر حقیقی کی مثال)

اگر فاعل مؤنثِ حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کوئی دوسرا کلمہ فاصل ہو یا فاعل مؤنثِ غیر حقیقی ہو اور فعل مقدم ہو، یا فاعل جمع مکسر ہو تو ان تینوں صورتوں میں فعل مذکر بھی آسکتا ہے اور مؤنث بھی۔ جیسے ضَرَبَ الْیَوْمَ هِنْدٌ اور ضَرَبَتِ الْیَوْمَ هِنْدٌ (مؤنثِ حقیقی کی مثال)، طَلَعَ الشَّمْسُ وَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ (مؤنثِ غیر حقیقی کی مثال)، قَامَ الرِّجَالُ وَ قَامَتِ الرِّجَالُ (جمع مکسر کی مثال)

نوٹ:

جب فعل مجہول ہو تو فاعل کو حذف کر کے مفعول کو اس کے قائمقام کر دیا جاتا ہے۔ یہ مرفوعات کی دوسری قسم ہے۔

مَفْعُوْلُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ (نائب فاعل)

جس مفعول کے فاعل کو حذف کر کے اسے فاعل کے قائم مقام کیا جائے اسے مفعول مالم یسم فاعلہٗ کہتے ہیں جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ - فعل کے واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث ہونے کے اعتبار سے مفعولِ مالم یسم فاعلہٗ فاعل کی طرح ہوتا ہے۔ مثالیں، ضُرِبَ زَيْدٌ، ضُرِبَ الزَّيْدَانِ، ضُرِبَ الزَّيْدُوْنَ، زَيْدٌ ضُرِبَ، اَلزَّيْدَانِ ضُرِبَا، اَلزَّيْدُوْنَ ضُرِبُوْا، ضُرِبَتْ هِنْدٌ، اَلشَّمْسُ رُئِيَتْ، ضُرِبَ الْيَوْمَ هِنْدٌ۔ ضُرِبَتِ الْيَوْمَ هِنْدٌ، رُئِيَ الشَّمْسُ، رُئِيَتِ الشَّمْسُ، ضُرِبَ الرِّجَالُ، ضُرِبَتِ الرِّجَالُ۔

مبتدا اور خبر

یہ دونوں اسم، لفظی عوامل سے خالی ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک مسند الیہ ہوتا ہے اور اسے مبتدا کہا جاتا ہے اور دوسرا مسند ہوتا ہے جسے خبر کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ۔ ان دونوں میں عامل معنوی ہے اور وہ ابتدا ہے۔

مبتدا میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو اور خبر میں اصل اس کا نکرہ ہونا ہے، لیکن جب نکرہ کی کوئی صفت ہو تو وہ مبتدا بن سکتا ہے۔ جیسے: وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ۔

اسی طرح نکرہ کو کسی بات سے خاص کر دیا جائے تب بھی وہ مبتدا واقع ہو سکتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ فِي الدَّارِ اَمْ اِمْرَاَةٌ - وَمَا اَحَدٌ خَيْرٌ

بِمِنْكَ ۔ شَرٌّ اَهَرَّ ذَا نَابٍ ۔ فِی الدَّارِ رَجُلٌ ۔ سَلَامٌ عَلَیْكَ ۔

اگر دو اسموں میں سے ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو تو معرفہ کو مبتدا اور نکرہ کو خبر بنانا ضروری ہے ۔ اور اگر دونوں معرفہ ہوں تو ان میں سے جسے چاہیں مبتدا بنا دیں اور دوسرے کو خبر ۔ جیسے اَللّٰهُ اِلٰهُنَا ، اٰدَمُ اَبُوْنَا ، مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیُّنَا ۔

بعض اوقات جملہ بھی مبتدا کی خبر واقع ہوتا ہے :

جملہ اسمیہ کی مثال : زَیْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ ۔

جملہ فعلیہ کی مثال : زَیْدٌ قَامَ اَبُوْهُ ۔

جملہ شرطیہ کی مثال : زَیْدٌ اِنْ جَاءَنِیْ فَاُکْرِمُهٗ ۔

جملہ ظرفیہ کی مثال : زَیْدٌ خَلْفَكَ ۔ عَمْرٌو فِی الدَّارِ ۔

اِنَّ وغیرہ کی خبر

اِنَّ ، اَنَّ ، کَاَنَّ ، لٰکِنَّ ، لَیْتَ اور لَعَلَّ کی خبر مرفوع ہوتی ہے ۔ یہ حروف مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں ، مبتدا کو نصب دیتے ہیں ، اور اسے اِنَّ وغیرہ کا اسم کہا جاتا ہے ۔ اور خبر کو رفع دیتے ہیں اور وہ ان حروف کی خبر کہلاتی ہے ۔ اِنَّ وغیرہ کے داخل ہونے کے بعد اِنَّ کی خبر مسند ہوتی ہے جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ میں قَائِمٌ مسند ہے ۔ اِنَّ وغیرہ کی خبر مفرد ، جملہ اور نکرہ ہونے میں مبتدا کی خبر جیسا حکم رکھتی ہے لیکن اسے اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں البتہ ظرف ہونے کی صورت میں مقدم کر سکتے ہیں کیونکہ ظروف میں وسعت ہوتی ہے جیسے اِنَّ فِی الدَّارِ زَیْدًا ۔

كَانَ وغیرہ کا اسم

كَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰی، اَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ، اٰضَ، عَادَ، غَدَا، رَاحَ، مَازَالَ، مَافَتِیَ، مَاانْفَكَّ، مَادَامَ، لَيْسَ، مَابَرِحَ افعالِ ناقصہ کہلاتے ہیں۔ یہ بھی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ افعالِ ناقصہ مبتدا کو رفع دیتے ہیں اور وہ كَانَ وغیرہ کا اسم کہلاتا ہے، اور خبر کو نصب دیتے ہیں جسے كَانَ وغیرہ کی خبر کہا جاتا ہے۔

كَانَ وغیرہ کا اسم ان افعال کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ ہوتا ہے جیسے كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا میں زَيْدٌ مسند الیہ ہے۔ افعالِ ناقصہ کی خبر کو ان کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے جیسے كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ۔ یاد رہے کہ افعالِ ناقصہ میں سے جن کے شروع میں ما نہیں ان کی خبر کو فعل پر بھی مقدم کرنا جائز ہے اور وہ كَانَ سے رَاحَ تک ہیں جیسے قَائِمًا كَانَ زَيْدٌ۔ اور جن افعال کے شروع میں لفظ ما ہے ان کی خبر کو فعل پر مقدم کرنا جائز نہیں، البتہ لَيْسَ میں اختلاف ہے۔

مَا وَلَا مُشَبَّهَتَيْنِ بِلَيْسَ کا اسم

مَا و لَا کا اسم ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ ہوتا ہے۔ ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جبکہ لا نکرہ کے ساتھ مخصوص ہے جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا، لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ۔

لائے نفی جنس کی خبر

لا کے داخل ہونے کے بعد یہ مسند ہوتی ہے جیسے لَا رَجُلَ قَائِمٌ۔

منصوبات

اسمائے منصوبات کی بارہ ۱۲ قسمیں ہیں:

(۱) مفعولِ مطلق
(۲) مفعولِ بہ
(۳) مفعولِ فیہ
(۴) مفعولِ لہٗ
(۵) مفعولِ معہٗ
(۶) حال
(۷) تمیز
(۸) مستثنیٰ
(۹) کَانَ وغیرہ کی خبر
(۱۰) لائے نفی جنس کا اسم
(۱۱) اِنَّ وغیرہ کا اسم
(۱۲) ما و لا مشبہتین بلیس کی خبر

مفعولِ مطلق

مفعولِ مطلق اپنے ماقبل فعل کا مصدر ہوتا ہے۔ یہ مفعول کبھی تاکید کے لئے ذکر کیا جاتا ہے جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا۔ کبھی بیانِ نوع کے لئے آتا ہے جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیْ۔ کبھی بیانِ عدد کے لئے لایا جاتا ہے جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً، جَلْسَتَيْنِ، جَلَسَاتٍ۔ بعض اوقات مفعول مطلق کسی ایسے فعل کا مصدر ہوتا ہے جو اس کے لفظوں سے نہ ہو جیسے قَعَدْتُ جُلُوْسًا۔ کسی قرینہ کی وجہ سے مفعولِ مطلق کے فعل کو حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے آنے والے کو کہا جائے خَيْرَ مَقْدَمٍ یعنی قَدِمْتَ

قَدْ وَ نَّا خَيْرَ مَقْدَمٍ ، لفظ خیر اسم تفضیل ہے اور یہ اپنے موصوف قَدْ وَمًا یا مضاف الیہ مَقْدَمٍ کے اعتبار سے مصدر کا معنی دیتا ہے بعض اوقات مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا واجب بھی ہوتا ہے اور یہ محض سماع پر موقوف ہے جیسے شُكْرًا اور سَقْيًا۔

مفعول بہٖ

یہ اس شئی کا اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے ضَرَبْتُ زَيْدًا ۔ کبھی مفعول بہ اپنے فاعل پر بھی مقدم ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ عَمْرًوا زَيْدٌ ۔ مفعول بہ کا فعل پانچ جگہ حذف ہوتا ہے ، ایک جگہ جوازا جبکہ قرینہ موجود ہو جیسے مَنْ اَضْرِبُ کے جواب میں صرف زَيْدًا کہا جائے یعنی اِضْرِبْ زَيْدًا ، اور چار جگہ وجوباً حذف ہوتا ہے ۔ ایک جگہ حذف سماعی ہے اور باقی قیاسی ہے ۔

(۱) سماعی ، جیسے اِمْرَاءً وَ نَفْسَهٗ یعنی دَعْهُ وَ نَفْسَهٗ ۔ وَ انْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ یعنی اِنْتَهُوْا عَنِ التَّثْلِيْثِ وَاقْصُدُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۔ اَهْلًا وَ سَهْلًا یعنی اَتَيْتَ مَكَانًا اَهْلًا وَ وَطِئْتَ مَكَانًا سَهْلًا ۔

(۲) ڈرانے کے لئے ، جیسے اِيَّاكَ وَالْاَسَدَ یعنی اِتَّقِ نَفْسَكَ مِنَ الْاَسَدِ ۔ بعض اوقات مُحَذَّرٌ مِنْهُ (جس سے ڈرایا جاتا ہے) کو تکرار کے ساتھ لایا جاتا ہے ۔ جیسے اَلطَّرِيْقَ اَلطَّرِيْقَ یعنی اِتَّقِ الطَّرِيْقَ یا اِجْتَنِبِ الطَّرِيْقَ ۔

مفعول بہ کے عامل کو بشرط تفسیر حذف کرنا یعنی جب اسم کے بعد فعل یا شبہ فعل یوں واقع ہو کہ وہ اس کی ضمیر یا متعلق میں عامل ہونے

کی وجہ سے خود اس اسم (مفعول بہ) میں عمل نہ کرتا ہو لیکن جب اس فعل یا شبہ فعل کو ضمیر یا متعلق سے الگ کیا جائے تو وہ اس میں عمل کرے تو ایسی صورت میں مفعول بہ کے عامل کو حذف کرنا واجب ہے جیسے زَيْدًا ضَرَبْتُهُ۔

(۴) منادیٰ کا فعل حذف کرنا واجب ہے اور حرف ندا اس کے قائم مقام ہوتا ہے جیسے یَا زَیْدُ اصل میں اَدْعُوْا زَیْدًا یا اَطْلُبُ زَیْدًا تھا۔

منادیٰ

منادیٰ وہ اسم ہے جسے حرفِ ندا کے ساتھ پکارا جائے۔ حروفِ ندا پانچ ہیں:

یَا۔ اَیَا۔ ھَیَا۔ اَیْ۔ ہمزہ مفتوحہ۔

منادیٰ کی اقسام

اگر منادیٰ مفرد معرفہ ہو تو علامت رفع یعنی ضمہ، الف اور واؤ پر مبنی ہوتا ہے جیسے یَا زَیْدُ، یَا زَیْدَانِ، یَا زَیْدُوْنَ۔ اگر منادیٰ کے شروع میں لام استغاثہ ہو تو منادیٰ مجرور ہوگا جیسے یَا لَزَیْدٍ۔ اگر منادیٰ کے آخر میں استغاثہ کا الف لگایا جائے تو منادیٰ مفتوح ہوتا ہے جیسے یَا زَیْدَاہ۔ اگر منادیٰ مضاف ہو یا مشابہ مضاف ہو یا نکرہ غیر معین ہو تو منادیٰ منصوب ہوتا ہے۔ علی الترتیب مثالیں اس طرح ہیں:

یَا عَبْدَ اللّٰہِ۔ یَا طَالِعًا جَبَلًا۔ اور نابینا کا کسی کو کہنا یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ۔

اگر منادیٰ کے شروع میں الف لام ہو (معرف باللام ہو) تو حرف ندا

اور منادیٰ کے درمیان اَیُّھَا یا اَیَّتُھَا لاتے ہیں جیسے یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ، یَا اَیَّتُھَا الْمَرْءَۃُ۔

نوٹ

(۱) تخفیف کے لئے منادیٰ کے آخری حرف کو حذف کرنا بھی جائز ہے اور اس کو ترخیم کہتے ہیں جیسے یَا مَالِكُ سے یَا مَالُ۔ یَا مَنْصُوْرُ سے یَا مَنْصُ۔ یَا عُثْمَانُ سے یَا عُثْمُ وغیرہ۔ منادیٰ مرخم میں ضمہ اور اصلی حرکت دونوں جائز ہیں جیسے یَا حَارِثُ سے یَا حَارُ اور یَا حَارِ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(۲) حرفِ ندا یا، وَا کی طرح مندوب میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے یَا زَیْدَاہُ، وَا زَیْدَاہُ۔ یاد رہے کہ جس پر رویا جائے اسے مندوب کہتے ہیں، لفظِ "وَا" اس کے ساتھ خاص ہے۔ جبکہ یَا ندا اور مندوب دونوں کے درمیان مشترک ہے۔

مفعول فیہ

اُس وقت اور جگہ کا نام ہے جس میں فعل واقع ہُوا، اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ظرفِ زمان

(۲) ظرفِ مکان

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں:

(۱) مبہم (۲) محدود

مبہم : اس ظرف کو کہتے ہیں جس کے لئے کوئی حد مقرر نہ ہو۔
محدود : اس ظرف کو کہا جاتا ہے جس کی کوئی حد مقرر ہو۔
ظرفِ زمان مبہم : دَهْرٌ ، حِيْنٌ ۔
ظرفِ زمان محدود : يَوْمٌ ، لَيْلَةٌ ، شَهْرٌ ، سَنَةٌ ۔
ظرفِ مکان مبہم : خَلْفٌ ، فَوْقٌ ۔
ظرفِ مکان محدود : دَارٌ ، سُوْقٌ ۔

نوٹ

ظرفِ زمان مبہم اور محدود دونوں منصوب ہوتے ہیں اور ان میں حرفِ جر فِيْ مقدر ہوتا ہے جیسے صُمْتُ دَهْرًا اور سَافَرْتُ شَهْرًا یعنی فِيْ دَهْرٍ اور فِيْ شَهْرٍ ۔ ظرفِ مکان مبہم بھی منصوب ہوتا ہے، جیسے جَلَسْتُ خَلْفَكَ وَ اَمَامَكَ ۔ لیکن ظرفِ مکان محدود میں حرف فِيْ کا لفظاً پایا جانا ضروری ہے، اس لئے یہ منصوب نہیں ہوتا، جیسے جَلَسْتُ فِي الدَّارِ ، فِي السُّوْقِ ، فِي الْمَسْجِدِ ۔

مفعولِ لهٗ

یہ اس مفعول کا نام ہے جس کے سبب سے فعلِ مذکور واقع ہوا اور اس میں لام مقدر ہوتا ہے جیسے ضَرَبْتُهٗ تَادِيْبًا اي لِلتَّادِيْبِ ، قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا اي لِلْجُبْنِ ۔

مفعول معهٗ

یہ وہ مفعول ہے جو واؤ کے بعد مذکور ہوا اور وہ (واؤ) مَعَ کے معنی میں

ہو اس کا عامل فعل ہوتا ہے جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ ، جِئْتُ اَنَا وَ
زَيْدًا ۔ یہاں "واؤ" "مَعَ" کے معنی میں ہے ، یعنی مَعَ الْجُبَّاتِ ،
اور مَعَ زَيْدٍ ۔

اگر فعل لفظوں میں ہو اور عطف جائز ہو تو مفعول معہٗ کو مرفوع اور منصوب
دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں جیسے جِئْتُ اَنَا وَزَيْدًا اَوْ زَيْدٌ ۔
اور اگر عطف جائز نہ ہو تو نصب ضروری ہوگا جیسے جِئْتُ وَزَيْدًا ۔
اور اگر فعل معنوی طور پر ہو اور عطف جائز ہو تو عطف کا اعتبار ضروری ہوگا
جیسے مَالِزَيْدٍ وَعَمْرٍو ۔ اور اگر عطف جائز نہ ہو تو منصوب پڑھنا ضروری
ہوگا جیسے مَالَكَ وَزَيْدًا ، مَاشَانُكَ وَعَمْرًوا ۔ اس وقت معنیٰ یہ ہوگا
کہ " تو زید سے کیا سلوک کر رہا ہے " ۔

حال

وہ لفظ جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت پر دلالت کرے اسے
حال کہا جاتا ہے جبکہ فاعل یا مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں ۔ مثالیں :
فاعل کی حالت ، جیسے : جَاءَنِیْ زَيْدٌ رَاكِبًا ۔
مفعول کی حالت ، جیسے : ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا ۔
دونوں کی حالت ، جیسے : لَقِيْتُ عَمْرًا رَاكِبَيْنِ ۔
کبھی " ذوالحال " فاعل معنوی ہوتا ہے جیسے زَيْدٌ فِی الدَّارِ قَائِمًا ۔
اس میں " اِسْتَقَرَّ " پوشیدہ ہے ، اصل عبارت یوں ہے : زَيْدٌ
اِسْتَقَرَّ فِی الدَّارِ قَائِمًا ۔ کبھی مفعول بہ بھی معنوی ہوتا ہے جیسے هٰذَا زَيْدٌ
قَائِمًا یعنی " اَلْمُشَارُ اِلَيْهِ قَائِمًا هُوَ زَيْدٌ " حال کا عامل فعل لفظی

یا معنوی ہوتا جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا رَاکِبًا (فعل لفظی کی مثال) اور زَیْدٌ فِی الدَّارِ قَائِمًا (فعل معنوی کی مثال۔ یہاں اِسْتَقَرَّ محذوف ہے)، حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے جیساکہ مذکورہ بالا مثالوں سے واضح ہے۔ اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو اس پر مقدم کرنا واجب ہے جیسے جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ۔ یہ تقدیم اس لئے ضروری ہے کہ حالتِ نصب میں صفت کے ساتھ التباس نہ آئے جیسے رَاَیْتُ رَجُلًا رَاکِبًا۔ بعض اوقات جملہ خبریہ بھی حال واقع ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَغُلَامُهٗ رَاکِبٌ (جملہ اسمیہ)، یَرْکَبُ غُلَامُهٗ (جملہ فعلیہ) اور کبھی کسی قرینہ کی وجہ سے حال کے عامل کو حذف بھی کردیا جاتا ہے جیسے مسافر سے کہا جائے سَالِمًا غَانِمًا یعنی تَرْجِعُ سَالِمًا غَانِمًا۔

تمییز

وہ اسم نکرہ ہے جو مقدار یعنی عدد، ناپ، وزن یا مساحت (فاصلہ) وغیرہ مبہم امور کے بعد ذکر کیا جاتا ہے تاکہ وہ اس ابہام (پوشیدگی) کو دور کرے۔

مثالیں:

عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ رَجُلًا	(عدد کی مثال)
عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا	(ناپ کی مثال)
عِنْدِیْ مَنْوَانِ سَمْنًا	(وزن کی مثال)
مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا	(مساحت کی مثال)

عَلَی التَّمْرَۃِ مِثْلُھَا زَبَدًا۔ (مقیاس کی مثال)

بعض اوقات تمیز، مقدار کے علاوہ بھی آتی ہے جیسے ھٰذَا خَاتَمٌ حَدِیْدًا۔ ھٰذَا اَسْوَارٌ ذَھَبًا۔ اس صورت میں تمیز اکثر مجرور ہوتی ہے جیسے ھٰذَا خَاتَمُ حَدِیْدٍ۔ کبھی تمیز جملہ کے بعد واقع ہوتی ہے تاکہ اس کی نسبت میں پائے جانے والے ابہام کو دور کردے جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا یا اَبًا یا عِلْمًا۔

مُسْتَثْنٰی

وہ لفظ جو اِلَّا وغیرہ (حرفِ استثناء) کے بعد ذکر کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ اس لفظ کی طرف وہ بات منسوب نہیں جو اِلَّا وغیرہ کے ماقبل کی طرف منسوب ہے۔

اقسامِ مستثنیٰ

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مستثنیٰ متصل

(۲) مستثنیٰ منقطع

مُستثنیٰ متصل وہ مستثنیٰ ہے جسے اِلَّا وغیرہ حروفِ استثناء کے ذریعے متعدد سے خارج کیا گیا ہو یعنی وہ مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔ زید قوم کا ایک فرد ہے۔

مستثنیٰ منقطع وہ مستثنیٰ ہے جو اِلَّا وغیرہ کے بعد مذکور ہو لیکن متعدد سے نہ نکالا گیا ہو کیونکہ وہ مستثنیٰ منہ میں داخل ہی نہیں ہوتا۔

جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا ۔ گدھا قوم کا فرد نہیں۔

مستثنیٰ کا اعراب

مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں، درج ذیل صورتوں میں مستثنیٰ منصوب ہوگا۔

(۱) اگر مستثنیٰ متصل ہو، اِلَّا کے بعد ہو، کلام موجب میں واقع ہو، جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔

(ب) مستثنیٰ منقطع ہو، جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا۔

(ج) کلام غیر موجب ہو اور مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو۔ جیسے مَا جَاءَ نِی اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ۔

(د) خَلَا اور عَدَا کے بعد ہو (اکثر نحویوں کے نزدیک) جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا وَعَدَا زَیْدًا۔

(ہ) مَا خَلَا اور مَا عَدَا، لَیْسَ اور لَا یَکُوْنُ کے بعد ہو، جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ مَا خَلَا زَیْدًا وغیرہ۔

(۲) اگر مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو تو اس میں نصب اور ماقبل سے بدل کے طور پر پڑھنا دونوں طرح جائز ہے جیسے مَا جَاءَ نِی اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا (منصوب) اِلَّا زَیْدٌ (بطور بدل مرفوع)۔

(۳) اگر مستثنیٰ مُفَرَّغ ہو یعنی اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا جیسے مَا جَاءَ نِی اِلَّا زَیْدٌ ۔ مَا رَاَیْتُ اِلَّا زَیْدًا۔ مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ۔

(۴) اگر مستثنیٰ لفظِ غَیْرَ ، سِوٰی ، سِوَاءَ کے بعد واقع ہو تو مجرور ہوتا ہے اور اگر حَاشَا کے بعد واقع ہو تو اکثر نحویوں کے نزدیک مجرور ہوتا ہے جبکہ بعض کے نزدیک منصوب ہوتا ہے ، جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ ۔ سِوٰی زَیْدٍ ۔ سِوَاءَ زَیْدٍ ۔ حَاشَا زَیْدٍ ۔

لفظِ غَیْر کا اعراب

لفظِ "غَیْر" کا اپنا اعراب وہی ہوتا ہے جو اِلَّا کے بعد مستثنیٰ کا ہوتا ہے جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ ۔ غَیْرَ حِمَارٍ ۔ مَا جَاءَنِي غَیْرَ زَیْدٍ اَلْقَوْمُ ۔ مَا جَاءَنِي اَحَدٌ غَیْرُ زَیْدٍ وَغَیْرَ زَیْدٍ ۔ مَا جَاءَنِي غَیْرُ زَیْدٍ ۔ مَا رَاَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ ۔ مَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ ۔

لفظِ غَیْر کا استعمال

لفظِ "غَیْر" کو صفت کے لئے وضع کیا گیا ہے لیکن کبھی یہ استثناء کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے اِلَّا استثناء کے لئے موضوع ہے لیکن بعض اوقات بطورِ صفت استعمال ہوتا ہے جیسے ارشادِ خداوندی ہے "لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا" ۔ یہاں اِلَّا "غَیْر" کے معنیٰ میں ہے یعنی غَیْرُ اللّٰهِ ۔

کَانَ وغیرہ کی خبر

کَانَ وغیرہ کی خبر ان افعال کے داخل ہونے کے بعد مسند ہوتی ہے

جیسے كَانَ زَيْدٌ مُنْطَلِقًا ۔ اس کا حکم وہی ہے جو مبتداء کی خبر کا ہے البتہ یہ معرفہ ہو تو اسے اس کے اسم پر مقدم کر سکتے ہیں، جیسے كَانَ الْقَائِمَ زَيْدٌ ۔ لیکن مبتدا کی خبر معرفہ ہونے کی صورت میں مبتدا پر مقدم نہیں ہوتی، کیونکہ اس طرح مبتدا اور خبر میں تمیز نہیں ہو سکتی۔

اِنَّ وغیرہ کا اسم

اِنَّ وغیرہ کا اسم ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ ہوتا ہے، جیسے اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ ۔

لائے نفی جنس کا منصوب

جس اسم پر لائے نفی جنس داخل ہو کر اسے نصب دیتا ہے وہ مسند الیہ ہوتا ہے۔

یہ کبھی نکرہ مضاف ہوتا ہے جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ فِي الدَّارِ ۔

یا مضاف کے مشابہ ہوتا ہے جیسے لَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا فِي الْكِيْسِ ۔

اگر لا کے بعد نکرہ مفردہ ہو تو وہ فتح پر مبنی ہوتا ہے جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ

اور اگر لا کے بعد مفرد معرفہ ہو یا لا اور نکرہ کے درمیان فصل ہو تو لا کا مدخول مرفوع ہوگا اور دوسرے اسم کے ساتھ بھی لا کو لانا ضروری ہوگا جیسے:

لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو (معرفہ کی مثال)

لَا فِيْهَا رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ (نکرہ کی مثال)

اگر تکرار لا ہو اور دونوں لا کے بعد متصلاً نکرہ ہو تو اسے پانچ

پڑھنا جائز ہے:

(۱) دونوں مفتوح، جیسے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(۲) دونوں مرفوع، جیسے: لَا حَوْلٌ وَّلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(۳) پہلا مفتوح دوسرا منصوب: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(۴) پہلا مفتوح دوسرا مرفوع، لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(۵) پہلا مرفوع دوسرا مفتوح، لَا حَوْلٌ وَّلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

بعض اوقات کسی قرینہ کی وجہ سے لا کے اسم کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے لَا عَلَیْکَ یعنی لَا بَاْسَ عَلَیْکَ۔

ما و لا مشبہتین بلیس کی خبر

جو ما اور لا، لَیْسَ کے مشابہ ہیں ان کی خبر، ان کے داخل ہونے کے بعد مسند ہوتی ہے جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا۔ لَا رَجُلٌ حَاضِرًا۔
اگر مَا اور لَا کی خبر اِلَّا کے بعد واقع ہو، یا اسم پر مقدم ہو، یا مَا کے بعد حرفِ اِنْ کا اضافہ کیا جائے تو ان تینوں صورتوں میں عمل باطل ہو جائے گا، یعنی مَا اور لَا کی خبر منصوب نہیں ہوگی۔
ترتیب وار مثالیں:

مَا زَیْدٌ اِلَّا قَائِمٌ۔ مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔ مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ۔
مذکورہ بالا بحث اہلِ حجاز کی لغت کے مطابق ہے۔ ان کے نزدیک مَا اور لَا خبر کو نصب دیتے ہیں، جیسے مَا ھٰذَا بَشَرًا۔ لیکن بنو تمیم کے نزدیک مَا اور لَا عمل نہیں کرتے، جیسے شاعر کا قول ہے: ؎

وَمُهَفْهَفٍ كَالْغُصْنِ قُلْتُ لَهٗ انْتَسِبْ
فَاَجَابَ مَا قَتْلُ الْمُحِبِّ حَرَامٌ

یہاں لفظ حرام "ما" کی خبر ہونے کے باوجود مرفوع ہے۔

مجرورات

اسمِ مجرور وہ اسم ہے جس کی طرف کسی چیز کی نسبت حرفِ جر لفظی یا تقدیری کے واسطہ سے ہو۔ اگر حرفِ جر لفظاً ہو تو یہ ترکیب جار مجرور کہلاتی ہے جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ اگر حرفِ جر تقدیراً پوشیدہ ہو تو اس ترکیب کو مضاف، مضاف الیہ کہا جاتا ہے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ یہاں لام پوشیدہ ہے یعنی غُلَامٌ لِزَیْدٍ۔

نوٹ

(۱) مضاف پر تنوین نہیں آتی جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔
(۲) اضافت کی وجہ سے تثنیہ اور جمع کا نون گر جاتا ہے جیسے غُلَامَا عَمْرٍو۔ مُسْلِمُوْا مِصْرٍ۔ اصل میں غُلَامَانِ اور مُسْلِمُوْنَ تھا۔

اضافت کی قسمیں

اضافت کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اضافتِ لفظیہ
(۲) اضافتِ معنویہ

اضافتِ معنویہ یہ ہے کہ مضاف صیغہ صفت نہ ہو اور اپنے معمول

کی طرف مضاف ہو، جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔

اضافتِ لفظیہ یہ ہے کہ مضاف صیغۂ صفت ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو، جیسے ضَارِبُ زَیْدٍ میں ضَارِبُ صیغۂ صفت ہے۔

اضافت کا فائدہ

اضافتِ معنویہ میں مضاف الیہ معرفہ ہو تو مضاف بھی معرفہ بن جاتا ہے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف کی تخصیص ہو جاتی ہے جیسے غُلَامُ رَجُلٍ۔ اضافتِ لفظیہ کا فائدہ یہ ہے کہ کلام مختصر ہو جاتا ہے۔

خصوص

سوالات

(۱) مرفوع کون سا اسم ہوتا ہے نیز مرفوعات کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟

(۲) مبتدا معرفہ ہوتا ہے یا نکرہ؟ اگر نکرہ کو مبتدا بنانا ہو تو کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا؟

(۳) اِنَّ وغیرہ کا عمل بتائیں، اور یہ بھی بتائیں کہ کَانَ کے ساتھ اور کون کون سے افعال ہیں جن کا اسم مرفوع ہوتا ہے؟

(۴) منصوبات کی کل اقسام بتائیں نیز مفعول بہ کا فعل حذف کرنا جائز ہے یا واجب ہے، دونوں صورتوں کی وضاحت کریں؟

(۵) منادیٰ کسے کہتے ہیں اور حروفِ ندا کتنے اور کون کون سے ہیں؟

(۶) ترخیم کا کیا مطلب ہے؟ نیز مندوب کسے کہتے ہیں اور اس کے لیے

کون کون سے حروفِ ندا استعمال ہوتے ہیں ؟

(۷) ذوالحال اور حال کی تعریف کریں اور بتائیں کہ ذوالحال نکرہ ہوتا ہے یا معرفہ ؟

(۸) تمیز کی تعریف کریں اور اس کی صُورتیں بیان کر کے مثالیں بھی لکھیں ؟

(۹) مستثنیٰ کسے کہا جاتا ہے اور اس کے اعراب کی کتنی صورتیں ہیں تفصیل سے بتائیں ؟

(۱۰) اضافت کی کتنی قسمیں ہیں ، وضاحت کریں اور مثالیں بھی لکھیں ؟

توابع

تابع وُہ دوسرا اسم معرب ہے جس کا اعراب ایک ہی جہت سے پہلے اسم کے مطابق ہو ۔ مثلاً جَاءَ زَیْدٌ عَالِمٌ ، یہاں زَیْدٌ کا عامل لفظ جَاءَ ہے اور عَالِمٌ صفت ہے ، یہ اس لئے مرفوع ہے کہ اس کا موصوف زَیْدٌ مرفوع ہے ۔

اقسامِ تابع

تابع کی پانچ قسمیں ہیں :

(۱) صفت
(۲) عطف بحرف
(۳) تاکید
(۴) عطفِ بیان
(۵) بدل

صفت وُہ تابع ہے جو اپنے متبوع یا متبوع کے متعلق میں پائے جانیوالے

معنی پر دلالت کرے، جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ، یہاں لفظ عالمٌ اپنے متبوع "رَجُلٌ" میں پائی جانے والی صفتِ علم پر دلالت کرتا ہے اور جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ، اس میں عَالِمٌ، رَجُلٌ کے متعلق یعنی ابوہ میں پائی جانے والی صفت پر دلالت کرتا ہے: صفت کو نعت بھی کہا جاتا ہے۔

صفت کی پہلی قسم میں تابع دس باتوں میں سے چار باتوں میں بیک وقت اپنے متبوع کی اتباع کرتا ہے:

(۱) اعراب (رفع، نصب، جر) (۲) تذکیر و تانیث

(۳) واحد، تثنیہ، جمع (۴) تعریف و تنکیر (معرفہ اور نکرہ ہونا)

مثالیں:

جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ۔ اِمْرَاَةٌ عَالِمَةٌ۔ رَجُلَانِ عَالِمَانِ۔ مَرْءَتَانِ عَالِمَتَانِ۔ رِجَالٌ عُلَمَاءُ۔ نِسَاءٌ عَالِمَاتٌ۔ زَیْدُنِ الْعَالِمُ۔ زَیْدَانِ الْعَالِمَانِ۔ زَیْدُوْنَ الْعَالِمُوْنَ۔

اسی طرح رَاَیْتُ رَجُلاً عَالِمًا اور مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَالِمٍ وغیرہ۔

دوسری قسم میں تابع پانچ چیزوں میں سے دو میں بیک وقت اپنے متبوع کی اتباع کرتا ہے:

(۱) اعراب (رفع، نصب، جر)

(۲) تعریف و تنکیر

جیسے: مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا۔ یہاں "اَلْقَرْيَةُ" متبوع اور "اَلظَّالِمِ" تابع ہے۔ دونوں مجرور اور معرفہ ہیں۔ لیکن متبوع "اَلْقَرْيَةُ" مؤنث تابع "اَلظَّالِمِ" مذکر ہے۔

عطف بحرف

وُہ تابع ہے کہ جو کچھ اس کے متبوع کی طرف منسوب ہوتا ہے اس کی نسبت اس کی طرف بھی ہوتی ہے اور اس نسبت سے یہ دونوں مقصود ہوتے ہیں، اسے **عطفِ نسق** بھی کہتے ہیں۔ عطف بحرف کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کے اور متبوع کے درمیان حروفِ عطف میں سے کوئی حرف ہو، جیسے قَامَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو۔

تاکید

وُہ تابع ہے جو متبوع کی طرف کسی چیز کی نسبت کو پکّا کرنے کے لئے آتا ہے، جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُہٗ۔ یا اس بات کو واضح کرنے کے لئے آتا ہے کہ حکم، متبوع کے تمام افراد کو شامل ہے، جیسے سَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ۔

تاکید کی قسمیں

تاکید کی دُو قسمیں ہیں:

(۱) تاکیدِ لفظی

(۲) تاکیدِ معنوی

تاکیدِ لفظی وُہ تاکید ہے جس میں پہلا لفظ تکرار کے ساتھ آتا ہے جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ زَیْدٌ۔ قَامَ زَیْدٌ زَیْدٌ۔ جَاءَنِیْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ، قَامَ قَامَ زَیْدٌ۔

تاکیدِ لفظی میں حرف کا تکرار بھی ہوتا ہے، جیسے اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔

تاکیدِ معنوی کے لئے چند الفاظ مقرر ہیں، جو یہ ہیں:
نَفْسٌ ۔ عَیْنٌ ۔ کِلَا ۔ کِلْتَا ۔ کُلٌّ ۔ اَجْمَعُ ۔ اَکْتَعُ ۔ اَبْتَعُ ۔ اَبْصَعُ ۔

نَفْسٌ اور عَیْنٌ صیغے اور ضمیر کی تبدیلی کے ساتھ واحد، تثنیہ اور جمع تینوں کے لئے آتے ہیں، جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُہٗ ۔ جَاءَنِی الزَّیْدَانِ اَنْفُسُھُمَا یا نَفْسَاھُمَا ۔ جَاءَنِی الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُھُمْ ۔

لفظِ عَیْنٌ بھی اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:
عَیْنُہٗ ۔ اَعْیُنُھُمَا یا عَیْنَاھُمَا اور اَعْیُنُھُمْ ۔

مؤنث کے لئے مؤنث کی ضمیر لگا کر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً:
جَاءَتْنِیْ ھِنْدٌ نَفْسُھَا ۔ ھِنْدَانِ اَنْفُسُھُمَا نَفْسَاھُمَا ۔ ھِنْدَاتٌ اَنْفُسُھُنَّ ۔ لفظِ عَین کو بھی اسی پر قیاس کیجئے۔

کِلَا اور کِلْتَا صرف تثنیہ مذکر اور مؤنث کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے قَامَ الرَّجُلَانِ کِلَاھُمَا ۔ قَامَتِ الْمَرْءَتَانِ کِلْتَاھُمَا ۔

کُلٌّ ۔ اَجْمَعُ ۔ اَکْتَعُ ۔ اَبْتَعُ ۔ اَبْصَعُ واحد اور جمع کے لئے آتے ہیں اور کُلٌّ میں متصل ضمیر کو بدلنا پڑتا ہے، جیسے اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ کُلَّہٗ اور جَاءَنِی الْقَوْمُ کُلُّھُمْ ۔ اِشْتَرَیْتُ الْجَارِیَۃَ کُلَّھَا ۔ جَاءَتِ النِّسَاءُ کُلُّھُنَّ ۔

تاکید کے باقی الفاظ میں صیغوں کو بدلنا پڑتا ہے، جیسے:
...تُ الْعَبْدَ کُلَّہٗ اَجْمَعَ ۔ اَکْتَعَ ۔ اَبْتَعَ ۔ اَبْصَعَ ۔

(۱) نَعَمْ : جیسے اَاَقْرَءَ خَالِدٌ کے جواب میں نَعَمْ۔
(۲) بَلٰی : جیسے لَمْ یَکْتُبْ نَاصِرٌ کے جواب میں بَلٰی۔
(۳، ۴، ۵) اَجَلْ، جَیْرِ اور اِنَّ : جیسے صَلَّیْتَ کے جواب میں اَجَلْ یا جَیْرِ یا اِنَّ۔
(۶) اِیْ : جیسے هَلْ ضَرَبَكَ کے جواب میں اِیْ وَاللّٰهِ۔

حروفِ تفسیر

حروفِ تفسیر دو ہیں : اَیْ اور اَنْ۔
(۱) اَیْ : جیسے وَاسْئَلِ الْقَرْیَةَ اَیْ اَهْلَ الْقَرْیَةِ۔
(۲) اَنْ : جیسے قُلْتُ لَهٗ اَنِ اقْرَءْ۔

حروفِ مصدریہ

وہ حروف جو فعل کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتے ہیں انھیں حروفِ مصدریہ کہا جاتا ہے، اور یہ تین حروف ہیں : مَا، اَنْ اور اَنَّ۔
(۱) مَا : جیسے وَضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔
(۲) اَنْ : جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقْرَءَ۔
(۳) اَنَّ : جیسے عَلِمْتُ اَنَّهٗ نَائِمٌ۔

حروفِ تحضیض

وہ حروف جو کسی کام پر برانگیختہ کرنے (ابھارنے) اور ترغیب دینے کے لیے آتے ہیں انھیں حروفِ تحضیض کہا جاتا ہے، اور یہ چار حروف ہیں :

بدل الاشتمال

وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول، متبوع کا متعلق ہو، جیسے :
سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ ۔ اَعْجَبَنِیْ عَمْرٌو عِلْمُہٗ (کپڑا اور علم زید کا جسمانی حصہ نہیں بلکہ اس کے ساتھ ان کا تعلق ہے)

بدل الغلط

وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے، جیسے :
جَاءَنِیْ زَیْدٌ جَعْفَرٌ ۔ رَاَیْتُ رَجُلًا حِمَارًا ۔

عطف بیان

وہ تابع ہے جو صفت تو نہیں ہوتا لیکن اپنے متبوع کی وضاحت کرتا ہے اور وہ کسی چیز کے نام اور کنیت میں سے زیادہ مشہور کے ساتھ لایا جاتا ہے، جیسے : قَامَ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ ۔ قَامَ اَبُوْ عَبْدُ اللہِ عُمَرُ ۔

معرفہ اور نکرہ

عموم و خصوص کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں :

(۱) معرفہ (۲) نکرہ

معرفہ : وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو اس کی سات قسمیں ہیں :

۱۔ **ضمیر :** جو کسی نام کی جگہ بولی جائے، جیسے اَنَا (میں ایک مرد

یا ایک عورت) اَنتَ (تُو ایک مرد) ۔

(۲) عَلَم : کسی خاص شخص ، جگہ یا چیز کا نام ، جیسے زید ، لاہور ، زمزم ۔

(۳) اسمِ اشارہ : وہ اسم جس کے ساتھ کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے ، جیسے : ھٰذَا ۔

(۴) اسمِ موصول : وہ اسم جو صلہ سے مل کر جملہ کی جزء بنتا ہے جیسے اَلَّذِیْ وغیرہ ۔

نوٹ : اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ کو مُبہمات بھی کہتے ہیں ۔

(۵) معرّف باللام : وہ اسم جس کے شروع میں الف لام ہو ، جیسے اَلرَّجُلُ ۔ اس سے ہر شخص مراد نہیں بلکہ کوئی خاص آدمی مراد ہوتا ہے ۔

(۶) وہ اسم جو ان مذکورہ بالا پانچ اسماء میں سے کسی ایک کی طرف اضافتِ معنویّہ کے ساتھ مضاف ہو ، جیسے غُلَامِیْ ، غُلَامُ زَیْدٍ ، غُلَامُ ھٰذَا ، غُلَامُ الَّذِیْ ضَرَبَکَ ، غُلَامُ الرَّجُلِ ۔

(۷) معرفہ بِندا ء : جو پکارنے کی وجہ سے معرفہ ہو ، جیسے : یَا رَجُلُ ۔

نکرہ

وہ اسم ہے جو کسی غیر معیّن چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو ، جیسے : رَجُلٌ ، اس سے مراد ہر شخص ہو سکتا ہے ۔ کِتَابٌ ، اس سے کوئی خاص کتاب

نہیں بلکہ ہر کتاب مراد لی جا سکتی ہے ۔

مذکّر و مؤنّث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مذکّر

(۲) مؤنّث

مؤنّث وہ اسمِ جنس ہے جس میں تانیث کی علامت لفظاً یا تقدیراً پائی جاتی ہو ، اور **مذکّر** وہ اسمِ جنس جس میں تانیث کی علامت نہ ہو ۔

علاماتِ تانیث

تانیث کی لفظی علامات تین ہیں :

(۱) تاء ، جیسے : طَلْحَةُ ۔

(۲) الفِ مقصورہ ، جیسے : حُبْلٰی ۔

(۳) الفِ ممدودہ ، جیسے : حَمْرَآءُ ۔

تقدیری علامت صرف "تاء" ہے ، جیسے اَرْضٌ اور دَارٌ میں تاء پوشیدہ ہے کیونکہ اُن کی تصغیر اُرَیْضَةٌ اور دُوَیْرَةٌ آتی ہے ۔

مؤنّث کی اقسام

مؤنّث کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مؤنّثِ حقیقی

(۲) مؤنّثِ لفظی ۔

مؤنثِ حقیقی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر ہو، جیسے اِمْرَأَۃٌ کہ اس کے مقابلے میں رَجُلٌ ہے اور نَاقَۃٌ کہ اس کے مقابلے میں جَمَلٌ ہے۔

مؤنثِ لفظی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر نہ ہو، جیسے ظُلْمَۃٌ (اندھیرا)، عَیْنٌ (آنکھ، چشمہ)۔

نوٹ: لفظ عَیْنٌ میں تاء پوشیدہ ہے کیونکہ اس کی تصغیر عُیَیْنَۃٌ آتی ہے۔

واحد، تثنیہ، جمع

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں:

(۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع

واحد ایک کو کہتے ہیں، تثنیہ دو کو، اور جمع دو سے زیادہ کو کہا جاتا ہے۔

تثنیہ (مُثنّٰی) وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف یا یاء ماقبل مفتوح اور نونِ مکسورہ ہو، جیسے رَجُلَانِ اور رَجُلَیْنِ۔

جمع وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ افراد کے مجموعے پر بولا جائے، اور جمع کا صیغہ واحد میں کچھ تبدیلی کر کے بنایا جاتا ہے، یہ تبدیلی دو قسم کی ہوتی ہے:

(۱) لفظی تبدیلی: جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔

(۲) تقدیری تبدیلی: جیسے فُلْکٌ بروزن اُسْدٌ (جمع)، اس کا واحد بھی فُلْکٌ ہی آتا ہے لیکن وہ قُفْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ یاد رہے کہ اُسْدٌ جمع ہے اور قُفْلٌ واحد، لہٰذا اُسْدٌ کے وزن پر فُلُکٌ جمع اور قُفْلٌ کے وزن پر فُلْکٌ واحد ہے۔

اسمِ جمع

وُہ مجموعہ جس کا واحد نہ آتا ہو اس کو اسمِ جمع کہتے ہیں۔ جیسے قَوْمٌ اور رَہْطٌ (گروہ)۔

جمع کی اقسام

جمع کی دُو قسمیں ہیں:

(۱) جمع تصحیح (اسے جمع مصحح اور سالم بھی کہتے ہیں)

(۲) جمع تکسیر (اسے جمع مکسر بھی کہتے ہیں)

جمع تصحیح

وُہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے۔ پھر اس جمع کی دُو قسمیں ہیں:

(۱) جمع مذکر سالم

(۲) جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم وُہ جمع ہے جس کے آخر میں واوٗ ماقبل مضموم اور نون مفتوحہ ہو یا یار ماقبل مکسور اور نون مفتوحہ ہو، جیسے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِيْنَ۔

جمع مؤنث سالم وُہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور تار ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

جمع تکسیر

وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے، جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ اسے **جمع مکسّر** بھی کہتے ہیں۔ ثلاثی میں اس کے بہت سے وزن ہیں جو سماعی ہیں، مثلاً رِجَالٌ (فِعَالٌ)، اَقْوَالٌ (اَفْعَالٌ)، فُلُوْسٌ (فُعُوْلٌ)۔ اور غیر ثلاثی میں یہ جمع فَعَالِلُ جیسے دَرَاھِمُ اور فَعَالِیْلُ جیسے دَنَانِیْرُ کے وزن پر آتی ہے، اور یہ وزن قیاسی ہیں۔

جمع قلّت ، جمع کثرت

تعداد کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جمع قلّت (۲) جمع کثرت

جمع قلّت

وہ جمع ہے جو دس یا دس سے کم پر بولی جائے، اس کے چار وزن ہیں:

(۱) اَفْعُلٌ: جیسے اَکْلُبٌ (واحد کَلْبٌ)
(۲) اَفْعَالٌ: جیسے اَقْوَالٌ (واحد قَوْلٌ)
(۳) فِعْلَةٌ: جیسے غِلْمَةٌ (واحد غُلَامٌ)
(۴) اَفْعِلَةٌ: جیسے اَطْعِمَةٌ (واحد طَعَامٌ)

نیز جمع مذکر و مؤنث سالم جب الف لام کے بغیر ہوں تو جمع قلت میں شمار ہوتے ہیں، جیسے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمَاتٌ۔

جمع کثرت

وہ جمع ہے جو دس سے زیادہ پر بولی جائے، مذکورہ بالا اوران کے علاوہ باقی تمام اوزان جمع کثرت کے اوزان ہیں جن میں سے چند وزن یہ ہیں:

فُعُولٌ : نُجُوْمٌ	فَعْلٰی : مَرْضٰی	فِعْلَانٌ : غِلْمَانٌ
فِعَلٌ : فِرَقٌ	فَعَلَةٌ : طَلَبَةٌ	فُعَّالٌ : خُدَّامٌ
فُعَلَاءُ : عُلَمَاءُ	فُعُلٌ : رُسُلٌ	اَفْعِلَاءُ : اَنْبِیَاءُ

اسمِ منسوب

اسم کے آخر میں نسبت کے لئے یاءِ مشدد اور اس سے پہلے کسرہ زیادہ کرنے سے جو اسم بنتا ہے اسے اسمِ منسوب کہتے ہیں۔ اسم کے آخر میں یائے نسبت لگانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے، جیسے بَغْدَادٌ سے بَغْدَادِیٌّ بغداد کا رہنے والا یا بغداد کی کوئی چیز۔ مَکَّۃ سے مَکِّیٌّ مکہ مکرمہ کا رہنے والا یا مکہ مکرمہ کی کوئی چیز۔ نَحْوِیٌّ علمِ نحو کا جاننے والا۔ صَرْفِیٌّ علمِ صرف کا جاننے والا۔

نسبت کے چند ضروری قاعدے

(۱) الفِ مقصورہ جب کلمہ میں تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے مَوْلٰی سے مَوْلَوِیٌّ۔ عِیْسٰی سے عِیْسَوِیٌّ۔ اور اگر الفِ مقصورہ پانچویں جگہ واقع ہو تو گرجاتا ہے جیسے مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ نیز اسے واؤ سے بدل کر مُصْطَفَوِیٌّ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۲) الف ممدودہ کے بعد والا ہمزہ واوٗ سے بدل جاتا ہے۔ سَمَاءٌ سے سَمَاوِیٌّ۔ بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیٌّ۔

(۳) جس اسم میں پہلے ہی سے یائے مشدّد موجود ہو تو وہاں یائے نسبت لگانے کی ضرورت نہیں، جیسے شَافِعِیٌّ ایک امام کا نام ہے اور شَافِعِیٌّ مذہبِ شافعی سے تعلق رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں۔

(۴) جب کسی اسم میں تائے تانیث موجود ہو تو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے جیسے بَصْرَۃٌ سے بَصْرِیٌّ اور کُوْفَۃٌ سے کُوْفِیٌّ۔

(۵) جو اسم فَعِیْلَۃٌ اور فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر ہو اس کی یاء اور تاء دونوں گر جاتی ہیں جیسے مَدِیْنَۃٌ سے مَدَنِیٌّ، جُهَیْنَۃٌ سے جُهَنِیٌّ۔

(۶) جو اسم فَعِیْلٌ کے وزن پر ہو اور اُس کے آخر میں یائے مشدّد ہو تو پہلی یاء کو دُور کر کے دوسری یاء کو واوٗ سے بدلیں گے، اور واوٗ سے پہلے فتحہ دے کر آخر میں یائے نسبت لگا دیں گے، جیسے عَلِیٌّ سے عَلَوِیٌّ۔ نَبِیٌّ سے نَبَوِیٌّ۔

(۷) اگر یاء چوتھی جگہ کسرہ کے بعد واقع ہو تو یاء کو دُور کرنا اور واوٗ سے بدلنا دونوں جائز ہیں جیسے دِهْلِیٌ سے دِهْلِیٌّ اور دِهْلَوِیٌّ۔

(۸) اگر کسی اسم کے آخر سے حرفِ اصلی حذف کر دیا گیا ہو تو وہ نسبت کے وقت واپس آجاتا ہے جیسے اَخٌ سے اَخَوِیٌّ۔ اَبٌ سے اَبَوِیٌّ اور دَمٌ سے دَمَوِیٌّ۔

(۹) بعض الفاظ کی نسبت خلافِ قیاس آتی ہے جیسے نُوْرٌ سے نُوْرَانِیٌّ۔ حَقٌّ سے حَقَّانِیٌّ۔ رَیٌّ سے رَازِیٌّ۔ بَادِیَۃٌ سے بَدَوِیٌّ۔

اسمِ تصغیر

جس اسم میں چھوٹائی یا حقارت کے معنے پائے جائیں اسے اسمِ تصغیر یا مصغّر کہتے ہیں۔

قواعدِ تصغیر

(۱) تین حرفی اسم کی تصغیر "فُعَیْلٌ" کے وزن پر آتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ۔

(۲) چار حرفی اسم کی تصغیر "فُعَیْعِلٌ" کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ۔

(۳) پانچ حرفی اسم کی تصغیر "فُعَیْعِیْلٌ" کے وزن پر آتی ہے بشرطیکہ اُس کا چوتھا حرف مدّہ ہو جیسے قِرْطَاسٌ سے قُرَیْطِیْسٌ۔ اور اگر چوتھا حرف مدّہ نہ ہو تو اس کا پانچواں حرف حذف کر کے اس کی تصغیر بھی "فُعَیْعِیْلٌ" کے وزن پر کرتے ہیں جیسے سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ۔

فائدہ: (۱) مؤنث سماعی کی ۃ تصغیر کے وقت ظاہر ہو جاتی ہے، جیسے اَرْضٌ سے اُرَیْضَۃٌ، اور شَمْسٌ سے شُمَیْسَۃٌ۔

(۲) جس اسم کا آخری حرف حذف ہو گیا ہو وہ تصغیر میں واپس آجاتا ہے جیسے اِبْنٌ سے بُنَیٌّ۔ اِبْنٌ اصل میں بَنْوٌ تھا۔

(۳) اگر کسی اسم میں دوسری جگہ الف ہو تو اسمِ تصغیر میں وہ الف، واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے ضَارِبٌ سے ضُوَیْرِبٌ۔

(۴) اگر مرکب سے اسمِ تصغیر بنانا ہو تو پہلے اسم سے تصغیر بناتے ہیں جیسے عَبْدُ اللہ سے عُبَیْدُ اللہ۔

مصدر

مصدر وُہ اسم ہے جو فقط کسی چیز کے حدث (پیدا ہونے) پر دلالت کرتا ہے اور اس سے افعال مشتق ہوتے ہیں جیسے اَلضَّرْبُ (مارنا)، النَّصْرُ (مدد کرنا)۔ یہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے بشرطیکہ مفعولِ مطلق نہ ہو۔ ثلاثی مجرد سے اس کے بہت سے اوزان آتے ہیں جو سماعی ہیں۔ غیر ثلاثی مجرد سے اس کے اوزان قیاسی ہیں، جیسے اِفْعَالٌ، اِنْفِعَالٌ۔

نوٹ: مصدر کے اوزان کی تفصیل کتبِ صَرف سے معلوم کیجئے۔

اسمِ فاعل

وُہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بطورِ حدوث قائم ہے۔

اسمِ فاعل اپنے فعلِ معروف کا عمل کرتا ہے اور اس کے عمل کی چند شرائط ہیں:

(۱) اسمِ فاعل، حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو۔

(۲) اس سے پہلے مبتدا ہو، جیسے زَيْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ۔

(۳) یا اس سے پہلے ذوالحال ہو، جیسے جَاءَنِیْ زَيْدٌ ضَارِبًا اَبُوْهُ عَمْرًوا۔

(۴) یا اس سے پہلے موصول ہو، جیسے مَرَرْتُ بِالضَّارِبِ اَبُوْهُ عَمْرًوا (اَلضَّارِبُ پر الف لام اَلَّذِیْ کے معنیٰ میں ہے)

(۵) یا اس سے پہلے موصوف ہو، جیسے عِنْدِیْ رَجُلٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ

عَمْرًوا۔

(۶) یا اس سے پہلے ہمزۂ استفہام ہو، جیسے اَقَائِمٌ زَیْدٌ۔

(۷) یا اس سے پہلے حرفِ نفی ہو، جیسے مَاقَائِمٌ زَیْدٌ۔

اسمِ مفعول

وُہ اسم ہے جو فعلِ متعدی سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسمِ مفعول، لفظاً یا تقدیراً مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضْرُوْبٌ (لفظاً) مَقُوْلٌ، مَرْمِیٌّ (تقدیراً)۔

یاد رہے کہ مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ اور مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ (مَفْعُوْلٌ کے وزن پر) تھے، لہٰذا اب ان میں یہ وزن تقدیری ہے۔

اسمِ مفعول، اپنے فعلِ مجہول کا عمل کرتا ہے اور اس کے عمل کی وہی شرائط ہیں جو اسمِ فاعل کے بیان میں ذکر کی گئیں، جیسے زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ اَلْاٰنَ، غَدًا اَوْ اَمْسِ۔

صفتِ مشبّہ

وُہ اسم جو فعلِ لازم سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بطورِ ثبوت قائم ہے۔

اس کے صیغے اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے صیغوں کے خلاف آتے ہیں اور وُہ سماعی ہیں جیسے حَسَنٌ (فَعَلٌ)، صَعْبٌ (فَعْلٌ)، ظَرِیْفٌ (فَعِیْلٌ)۔ صفتِ مشبّہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے اور اس کے لئے

بھی وہی شرائط ہیں جو اسمِ فاعل کے سلسلے میں بیان ہوئیں۔

اسمِ تفضیل

وُہ اسم ہے جو فعل سے اس لئے مشتق ہوتا ہے تاکہ موصوف میں معنیٰ کی زیادتی پر دلالت کرے۔

اسمِ تفضیل ثلاثی مجرد سے آتا ہے بشرطیکہ وُہ رنگ یا عیب کے معنیٰ میں نہ ہو اور اس کا وزن مذکر کے لئے اَفْعَلُ اور مؤنث کے لئے فُعْلیٰ آتا ہے، جیسے اَکْبَرُ، کُبْریٰ۔

اگر غیر ثلاثی مجرد یا رنگ اور عیب والے افعال سے اسمِ تفضیل بنانا ہو تو اس باب کے مصدر سے پہلے ایسا لفظ لگایا جاتا ہے جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور شدّت، کثرت اور مبالغہ کا معنیٰ دیتا ہو۔ اور مصدر تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے جیسے ھُوَ اَشَدُّ اِسْتِخْرَاجًا۔ ھُوَ اَقْویٰ حُمْرَةً۔ ھُوَ اَقْبَحُ عَرَجًا۔

اسمِ تفضیل کا استعمال

اسمِ تفضیل تین طرح استعمال ہوتا ہے:

(۱) اضافت کے ساتھ: جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ۔
(۲) الف لام کے ساتھ: جیسے زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ۔
(۳) مِنْ کے ساتھ: جیسے زَیْدُ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

اسمِ مضاف

یہ اسم، مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے، جیسے جَاءَنِیْ غُلَامُ زَیْدٍ

میں۔ حقیقت میں لام مقدر ہے کیونکہ اس کی تقدیر ہے غُلَامٌ لِّزَیْدٍ۔

اسم تام

تمیز کو نصب کرتا ہے اور اسم کا تام ہونا یا تنوین سے ہوتا ہے، جیسے مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا۔ یا تقدیرِ تنوین سے، جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ زَیْدٌ اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا۔ یا نونِ تثنیہ سے، جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا۔ یا مشابہ نون جمع سے، جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا۔

اسمائے شرطیہ

یہ نو ہیں اور اِنْ شرطیہ کا معنیٰ دیتے ہیں:

(۱) مَنْ: جیسے مَنْ یَّجْتَهِدْ یَفُزْ۔

(۲) مهما: جیسے مَهْمَا تَذْهَبْ اَذْهَبْ۔

(۳) اِذْ مَا: جیسے اِذْ مَا تَلْعَبْ اَلْعَبْ۔

(۴) مَتٰی: جیسے مَتٰی تَخْرُجْ اَخْرُجْ۔

(۵) مَا: جیسے مَا تَتَّبِعْ اَتَّبِعْ۔

(۶) اَیٌّ: جیسے اَیُّهُمْ یُقَابِلْنِیْ اُقَابِلْهُ۔

(۷) حَیْثُمَا: جیسے حَیْثُمَا تَقُمْ اَقُمْ۔

(۸) اَنّٰی: جیسے اَنّٰی تُسَافِرْ اُسَافِرْ۔

(۹) اَیْنَمَا: جیسے اَیْنَمَا تَدْخُلْ اَدْخُلْ۔

سوالات

(۱) تابع کی تعریف اور اس کی اقسام مع مثالیں بیان کریں؟

بدل کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں، مثالوں کے ساتھ واضح کریں

(۳) نکرہ اور معرفہ کی تعریف لکھیں اور معرفہ کی اقسام بیان کریں

(۴) تانیث لفظی کی کون کون سی علامات ہیں؟

(۵) مؤنث حقیقی اور مؤنث لفظی کی تعریف لکھیں

(۶) جمع تکسیر اور جمع تصحیح میں کیا فرق ہے، دونوں کی مثالیں دیں؟

(۷) جمع قلت کسے کہتے ہیں، اس کے اوزان مع مثالیں بیان کریں؟

(۸) جمع کثرت کے چند اوزان مع مثالیں بیان کریں

(۹) اسمِ منسوب اور اسمِ تصغیر کی تعریفیں لکھیں نیز اسمِ تصغیر کے قواعد بیان کریں

(۱۰) مصدر، صفتِ مشبہ، اسمِ تفضیل، اسم فاعل اور اسمِ مفعول کی تعریف بیان کریں اور مثالیں دیں

فعل کا بیان

اقسامِ فعل

فعل کی تین قسمیں ہیں:

(۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) فعل امر

فعل ماضی

وُہ فعل ہے جو زمانہ گزشتہ پر دلالت کرے۔ اگر اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک یا واؤ متصل نہ ہو تو فتح پر مبنی ہوتا ہے، جیسے ضَرَبَ۔

ا، اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک متصل ہو تو سکون پر مبنی ہوتا ہے جیسے
ضَرَبْتَ ۔ اگر اس کے ساتھ واؤ ہو تو ضمہ پر مبنی ہوتا ہے جیسے ضَرَبُوا ۔

فعل مضارع

وہ فعل ہے جو زمانہ حال یا استقبال پر دلالت کرے ۔ اس کے شروع میں حروفِ اَتَیْنَ (علاماتِ مضارع) میں سے کوئی ایک حرف ہوتا ہے ۔ جیسے یَضْرِبُ ، تَضْرِبُ ، اَضْرِبُ ، نَضْرِبُ ۔

فعل مضارع کے اعراب

فعل مضارع کے تین اعراب ہیں :

(۱) رفع : جیسے ھُوَ یَضْرِبُ ۔ (۲) نصب : جیسے لَنْ یَضْرِبَ ۔
(۳) جزم : جیسے لَمْ یَضْرِبْ ۔

اعرابِ فعل کی اقسام

فعل مضارع کے اعراب کی چار قسمیں ہیں اور وجوہِ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی سات اقسام ہیں جو کہ نقشۂ ذیل میں واضح کی گئی ہیں :

نمبر شمار	اعراب کی قسم	فعل مضارع	مثال
۱	حالتِ رفع میں ضمہ حالتِ نصب میں فتحہ	مضارع صحیح جبکہ تثنیہ ، جمع اور واحد مونث مخاطبہ کی ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو[۱]	ھُوَ یَضْرِبُ ۔ لَنْ یَضْرِبَ ۔

[۱] نوٹ : یہ کُل پانچ صیغے ہیں ؛ واحد مذکر غائب ، واحد مونث غائب ، واحد مذکر حاضر اور متکلم کے دو صیغے ۔

	اور حالت جزم میں سکون	مفرد صحیح غیر مخاطبہ	لَمْ يَضْرِبْ۔
۲	حالتِ رفع میں ثبوتِ نُون، حالتِ نصب و جزم میں حذفِ نُون۔	تثنیہ، جمع مذکر غائب و حاضر اور مفرد مخاطبہ صحیح ہو یا غیرِ صحیح۔	هُمَا يَفْعَلَانِ۔ هُمْ يَفْعَلُوْنَ۔ اَنْتِ تَفْعَلِيْنَ۔ لَنْ يَفْعَلَا۔ لَنْ يَفْعَلُوْا۔ لَنْ تَفْعَلِيْ۔ لَمْ يَفْعَلَا۔ لَمْ يَفْعَلُوْا۔ لَمْ تَفْعَلِيْ۔
۳	حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصب میں فتحہ لفظی اور حالتِ جزم میں حذفِ لام۔	ناقص یائی اور ناقص واوی جبکہ تثنیہ، جمع اور مفرد مخاطبہ نہ ہوں۔	هُوَ يَرْمِيْ وَيَغْزُوْ۔ لَنْ يَرْمِيَ وَيَغْزُوَ۔ لَمْ يَرْمِ وَيَغْزُ۔
۴	حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصب میں فتحہ تقدیری اور حالتِ جزم میں حذفِ لام	ناقص الفی جبکہ تثنیہ، جمع اور مفرد مخاطبہ نہ ہو۔	هُوَ يَسْعٰى۔ لَنْ يَسْعٰى۔ لَمْ يَسْعَ۔

مضارع مرفوع کا عامل

مضارع مرفوع کا عامل معنوی ہوتا ہے یعنی اس کا ناصب اور جازم سے خالی ہونا، جیسے هُوَ يَضْرِبُ، وَيَغْزُوْ وَيَرْمِيْ وَيَسْعٰى۔

مضارع منصوب کے عوامل

مضارع کو نصب دینے والے عوامل چار ہیں:

اَنْ ، لَنْ ، کَیْ اور اِذَنْ۔

مثالیں:

اُرِیْدُ اَنْ تُحْسِنَ اِلَیَّ ، اَنَا لَنْ اَضْرِبَكَ ، اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ ، اِذَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكَ۔

نوٹ: حرفِ اَنْ سات جگہوں میں مقدّر (چھپا ہوا) ہوتا ہے:

(۱) حَتّٰی کے بعد: جیسے اَسْلَمْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔

(۲) لامِ کَیْ کے بعد: جیسے قَامَ زَیْدٌ لِیَذْهَبَ۔

(۳) لامِ جحد کے بعد: جیسے مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ۔

(۴) اُس فاء کے بعد جو امر، نہی، استفہام، نفی، تمنّی اور عرض میں سے کسی کے جواب میں واقع ہو۔

مثالیں:

امر: اَسْلِمْ فَتَسْلَمَ۔ نہی: وَلَا تَعْصِ فَتُعَذَّبَ۔

استفہام: هَلْ تَعْلَمُ فَتَنْجُوَ۔ نفی: مَا تَزُوْرُنَا فَنُکْرِمَكَ۔

تمنّی: لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَهٗ۔ عرض: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔

(۵) اُس واؤ کے بعد اَنْ مقدّر ہوتا ہے جو اِن مندرجہ بالا چھ باتوں کے بعد واقع ہو، جیسے اَسْلِمْ وَ تَسْلَمَ وغیرہ۔

(۶) اُس واؤ کے بعد جو اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہو، جیسے لَاَحْبِسَنَّكَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ (اِلٰی اَنْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ)

(۷) واوِ عطف کے بعد جبکہ معطوف علیہ اسمِ صریح ہو، جیسے اَعْجَبَنِیْ قِیَامُکَ وَتَخْرُجَ۔

مضارع مجزوم کے عوامل

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف کو حروفِ جازمہ کہتے ہیں۔

حروفِ جازمہ یہ ہیں:

لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، اور لائے نہی، جیسے لَمْ یَضْرِبْ، لَمَّا یَضْرِبْ، لِیَضْرِبْ، لَاتَضْرِبْ۔

ان کے علاوہ کلماتِ مجازبھی مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ کلماتِ مجازیہ ہیں: اِنْ، مَھْمَا، اِذْمَا، حَیْثُمَا، اَیْنَ، مَتٰی، مَا، مَنْ، اَیٌّ، اَنّٰی اور اِنْ مقدرہ۔

نوٹ: (۱) حرفِ لَمْ مضارع کو ماضی منفی میں بدل دیتا ہے۔

(۲) حرف لَمَّا بھی یہی عمل کرتا ہے البتہ اس میں نفی کا دوام پایا جاتا ہے، جیسے قَامَ الْاَمِیْرُ لَمَّا یَرْکَبْ (امیر کھڑا ہے ابھی تک سوار نہیں ہوا)

جزا پر حرفِ فاء داخل کرنا

جب جزا فعل ماضی ہو اور حرفِ قَدْ کے بغیر ہو تو جزا پر حرفِ فاء لانا جائز نہیں، جیسے اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ اَکْرَمْتُکَ۔

ارشادِ خداوندی ہے: وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا۔

اگر جزا فعل مضارع مثبت یا منفی ہو تو اس میں دونوں طریقے جائز ہیں،

فاء لا بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی لا سکتے۔ جیسے:
اِنْ تَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْکَ یا فَاَضْرِبُکَ (مثبت کی مثال)
اور: اِنْ تَشْتِمْنِیْ لَا اَضْرِبْکَ یا فَلَا اَضْرِبُکَ (منفی کی مثال)
چار صورتوں میں جزا پر فاء کا لانا ضروری ہے جو درج ذیل ہیں:
(۱) جزا فعل ماضی ہو اور اُس پر حرف قَدْ بھی داخل ہو، جیسے قرآن پاک میں ہے:
اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ۔
(۲) جزا فعل مضارع منفی ہو لیکن حرفِ نفی لا نہ ہو، جیسے ارشادِ خداوندی ہے:
وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ۔
یہاں حرفِ نفی لَنْ ہے۔
(۳) جزا جملہ اسمیہ ہو، جیسے قرآن پاک میں ہے:
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔
(۴) جزا جملہ انشائیہ ہو چاہے امر ہو یا نہی۔
امر کی مثال: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ۔
نہی کی مثال: فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ۔

نوٹ: بعض اوقات جملہ اسمیہ کے ساتھ حرفِ فاء کی جگہ حرفِ اِذَا بھی آجاتا ہے، جیسے:
وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ۔

فعل امر

وہ فعل ہے جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے کسی کام کا مطالبہ کیا جاتا ہے جیسے: اِضْرِبْ، اُغْزُ، اِرْمِ۔

امر بنانے کا طریقہ

فعل مضارع مخاطب سے علامتِ مضارع کو گرانے کے بعد دیکھا جائے اگر پہلا حرف ساکن ہو تو شروع میں ہمزۂ وصل مضموم لگادیں اگر عین کلمہ مضموم ہو اور آخر کو ساکن کردیں اگر آخر میں حرفِ علت نہ ہو جیسے اُنْصُرْ، اور اگر آخر میں حرفِ علت ہو تو اُسے حذف کریں جیسے اُغْزُ، اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزۂ وصل مکسور کا اضافہ کریں اور آخر کو ساکن کردیں اگر آخر میں حرفِ علت نہ ہو جیسے اِعْلَمْ، اِضْرِبْ، اور اِسْتَخْرِجْ۔ اور اگر آخر میں حرفِ علت ہو تو اسے گرادیں جیسے اِرْمِ اور اِخْشَ۔ اور اگر علامتِ مضارع گرانے کے بعد پہلا حرف متحرک ہو تو ہمزۂ وصل کی کوئی ضرورت نہیں جیسے عِدْ اور حَاسِبْ اور رَ۔

فعل مجہول

وہ فعل جس کے فاعل کو حذف کرکے مفعول کو اس کے قائم مقام کیا جائے، فعلِ مجہول یا فِعْلُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ کہلاتا ہے۔ اور یہ فعلِ متعدی کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ۔

فعلِ لازم و متعدی

معنٰی کے اعتبار سے فعل کی ۲ دو قسمیں ہیں: (۱) لازم (۲) متعدی

اگر فعل کا مفہوم فقط فاعل پر پورا ہو جائے تو اُسے فعلِ لازم کہتے ہیں جیسے قَعَدَ زَیْدٌ ، قَامَ زَیْدٌ ۔ اور اگر فعل کا مفہوم فاعل کے علاوہ کسی دوسرے متعلّق پر بھی موقوف ہو تو اسے فعلِ متعدّی کہتے ہیں، جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔ یہاں مفعول کی بھی حاجت ہے۔

فعلِ متعدّی کی اقسام

مفعول کے اعتبار سے فعلِ متعدّی کی چند قسمیں ہیں:

(۱) جو ایک مفعول کو چاہتا ہو، جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔

(۲) دو مفعولوں کو چاہتا ہو لیکن ایک مفعول پر اکتفاء جائز ہو، جیسے: اَعْطَیْتُ زَیْدًا یا اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا۔

(۳) دو مفعولوں کو چاہتا ہو اور ایک مفعول پر اکتفا جائز نہ ہو، جیسے: عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا۔

(۴) تین مفعولوں کو چاہتا ہو اور یہ مندرجہ ذیل افعال ہیں:
اَعْلَمَ ، اَرٰی ، اَنْبَاءَ ، نَبَّأَ ، اَخْبَرَ ، خَبَّرَ ، حَدَّثَ۔
ان کے پہلے مفعول پر اکتفا جائز ہے یعنی دوسرے دو مفعول حذف کئے جا سکتے ہیں جیسے اَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًوا خَیْرَ النَّاسِ کو صرف اَعْلَمْتُ زَیْدًا پڑھ سکتے ہیں لیکن دوسرے اور تیسرے مفعول میں سے کسی ایک پر اکتفا جائز نہیں، مثلاً یوں نہیں کہہ سکتے، اَعْلَمْتُ زَیْدًا خَیْرَ النَّاسِ یا اَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًوا۔

افعالِ قلوب

افعالِ قلوب سات ہیں: عَلِمْتُ ، ظَنَنْتُ ، حَسِبْتُ ، خِلْتُ ،

رَاَیْتُ ، وَجَدْتُ اور زَعَمْتُ۔

یہ افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور ان کو مفعولیت کے بناء پر نصب دیتے ہیں، جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا عَالِمًا۔ پہلے تین یقین کے لئے آتے ہیں، دوسرے تین شک کے لئے استعمال ہوتے ہیں، اور زَعَمْتُ دونوں معنوں میں مشترک ہے۔

افعالِ ناقصہ

یہ افعال (لازم ہونے کے باوجود) تنہا فاعل سے مکمل نہیں ہوتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے اِن کو افعالِ ناقصہ کہا جاتا ہے، یہ جملہ اسمیہ میں مسندالیہ کو رفع اور مسند کو نصب دیتے ہیں، اور یہ تیرہ[۱۳] ہیں:

کَانَ ، صَارَ ، اَصْبَحَ ، اَضْحٰی ، اَمْسٰی ، ظَلَّ ، بَاتَ ، مَابَرِحَ ، مَاانْفَكَّ ، مَادَامَ ، لَیْسَ ، مَافَتِئَ ، مَازَالَ۔

مثالیں:

کَانَ : جیسے کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا۔ صَارَ : جیسے صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا۔
اَصْبَحَ : جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا۔ اَضْحٰی : جیسے اَضْحٰی زَیْدٌ قَاضِیًا۔
اَمْسٰی : جیسے اَمْسٰی عَمْرٌو بَاکِیًا۔ ظَلَّ : جیسے ظَلَّ بَکْرٌ کَاتِبًا۔
بَاتَ : جیسے بَاتَ خَالِدٌ رَاکِعًا۔ مَابَرِحَ : جیسے مَابَرِحَ نَاصِرٌ صَائِمًا۔
مَاانْفَكَّ : جیسے مَاانْفَكَّ حَامِدٌ عَاقِلًا۔
مَادَامَ : جیسے قُمْ مَادَامَ نَصِیْرٌ قَائِمًا۔
لَیْسَ : جیسے لَیْسَ زَیْدٌ قَاعِدًا۔ مَافَتِئَ : جیسے مَافَتِئَ سَعِیْدٌ مُنْصِفًا۔
مَازَالَ : جیسے مَازَالَ بَکْرٌ کَاتِبًا۔

افعالِ مقاربہ

وُہ افعال جو خبر کے اسم کے قریب ہونے پر دلالت کے لئے وضع کئے گئے ہوں افعالِ مقاربہ کہلاتے ہیں:

(۱) عَسٰی: امید کے لئے استعمال ہوتا ہے، یہ اپنے اسم کو رفع دیتا ہے اور اس کی خبر فعلِ مضارع ہوتی ہے جس کے شروع میں اَنْ آتا ہے جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّقُوْمَ۔ عَسَتِ الْمَرْءَۃُ اَنْ تَخْرُجَ۔

(۲) کَادَ: وُہ فعلِ مقارب ہے جو کسی چیز کے حصول کے لئے آتا ہے۔ اس کی خبر بھی فعلِ مضارع کا صیغہ ہوتا ہے لیکن اس کے شروع میں حرف اَنْ ہمیشہ نہیں آتا، جیسے کَادَ زَیْدٌ یَقُوْمُ۔

(۳) تیسری قسم میں وُہ افعالِ مقاربہ شامل ہیں جو کسی چیز کو حاصل کرنے اور کام شروع کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں: طَفِقَ، جَعَلَ، کَرُبَ، اَخَذَ اور اَوْشَکَ۔ پہلے چار کا استعمال کَادَ کی طرح ہوتا ہے، جیسے طَفِقَ زَیْدٌ یَکْتُبُ (زید لکھے گا) جبکہ اَوْشَکَ، عَسٰی اور کَادَ دونوں کی طرح استعمال ہوتا ہے۔

فعلِ تعجُّب

وُہ فعل ہے جسے اظہارِ تعجُّب کے لئے وضع کیا گیا ہو، اِس کے دو صیغے ہیں:

(۱) مَا اَفْعَلَہٗ: جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا۔ مَا بمعنی اَیُّ شَیْءٍ مبتدا ہے اَحْسَنَ زَیْدًا جملہ فعلیہ، خبر ہے یعنی اَیُّ شَیْءٍ اَحْسَنَ زَیْدًا (کس چیز نے زید کو حسین کر دیا)

(۲) اَفْعِلْ بِہٖ، جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ۔ یہاں امر فعل ماضی کے معنیٰ میں ہے اور باء زائدہ ہے یعنی صَارَ زَیْدٌ ذَا حُسْنٍ (زید حسن والا ہوگیا)

افعال مدح وذم

وہ افعال جو کسی کی تعریف یا مذمت کے اظہار کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔

مدح: مدح کے لئے دو فعل آتے ہیں:

(۱) نِعْمَ (۲) حَبَّذَا

نِعْمَ کے فاعل کی تین صورتیں ہیں:

(۱) معرف باللام ہو، جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ۔

(۲) یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو، جیسے نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَیْدٌ۔

(۳) یا اس کا فاعل ضمیر ہوتی ہے جس کی تمیز نکرہ منصوب لانا واجب ہے جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ۔

یا اس کی تمیز لفظِ مَا آتا ہے جیسے قرآنِ پاک میں ہے، فَنِعِمَّا هِيَ یعنی نِعْمَ شَیْئًا هِيَ۔

نوٹ: مندرجہ بالا مثالوں میں زَیْدٌ مخصوص بالمدح ہے:

حَبَّذَا: جیسے حَبَّذَا زَیْدٌ۔ اس میں حَبَّ فعلِ مدح ہے ذَا اس کا فاعل اور زَیْدٌ مخصوص بالمدح ہے۔

نوٹ: حَبَّذَا کے مخصوص بالمدح سے پہلے یا بعد تمیز یا حال بھی آسکتا ہے۔

تمیز کی مثالیں: حَبَّذَا رَجُلًا زَیْدٌ۔ حَبَّذَا زَیْدٌ رَجُلًا۔

حال کی مثالیں: حَبَّذَا رَاكِبًا زَیْدٌ۔ حَبَّذَا زَیْدٌ رَاكِبًا۔

ذم: مذمت کے لئے بھی دو فعل آتے ہیں: (۱) بِئْسَ (۲) سَاءَ

بِئْسَ الرَّجُلُ اَبُوْ جَهْلٍ (فاعل معرف باللام ہے)
بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ اَبُوْ جَهْلٍ (فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہے)
بِئْسَ رَجُلًا اَبُوْ جَهْلٍ (فاعل بِئْسَ میں ضمیر ہے)
اسی طرح سَاءَ الرَّجُلُ اَبُوْ لَهَبٍ ، سَاءَ غُلَامُ الرَّجُلِ اَبُوْ لَهَبٍ اور سَاءَ رَجُلًا اَبُوْ لَهَبٍ۔

حروف کا بیان

اقسامِ حرف

حروف کی دو قسمیں ہیں:

(۱) حروفِ عاملہ

(۲) حروفِ غیر عاملہ

حروفِ عاملہ

حروفِ عاملہ کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) حروفِ جر

(۲) حروفِ مشبہ بفعل

(۳) ما و لا مشبہتان بلیس

(۴) لائے نفی جنس

(۵) حروفِ ندا

حروفِ جر

وہ حروف جو اسم پر داخل ہو کر اُس کے آخر کو "جر" دیتے ہیں،

حروفِ جر سترہ ہیں جو اس شعر میں مذکور ہیں ؎

باؤ تاؤ کاف و لام و واؤ مُنْذُ مُذْ خَلَا
رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِیْ عَنْ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

(۱) باء : جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔

(۲) تاء : جیسے تَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ حَامِدًا۔

(۳) کاف : زَیْدٌ کَعَمْرٍو۔

(۴) لام : جیسے اَلْکِتَابُ لِخَالِدٍ۔

(۵) واؤ : جیسے وَاللّٰهِ لَاَنْصُرَنَّ بَکْرًا۔

(۶ و ۷) مُذْ و مُنْذُ : جیسے مَارَاَیْتُهٗ مُذْ شَهْرِ رَمَضَانَ یا مُنْذُ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

(۸) رُبَّ : جیسے رُبَّ طَالِبٍ مُجْتَهِدٍ لَقِیْتُهٗ۔

(۹) حَاشَا : جیسے جَاءَ الطُّلَّابُ حَاشَا نَاصِرٍ۔

(۱۰) مِن : جیسے سِرْتُ مِنْ لَاهُوْرَ اِلٰی کَرَاتْشِیْ۔

(۱۱) عَدَا : جیسے جَاءَ الضُّیُوْفُ عَدَا خَالِدٍ۔

(۱۲) فِیْ : جیسے اَلْکُتُبُ فِی الْمِحْفَظَةِ۔

(۱۳) عَنْ : جیسے رَمَیْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ۔

(۱۴) عَلٰی : جیسے صَعِدَ زَیْدٌ عَلَی السَّقْفِ۔

(۱۵) اِلٰی : جیسے ذَهَبَ طِفْلٌ اِلٰی مَدْرَسَةٍ۔

(۱۶) حَتّٰی : جیسے قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّی الْمُشَاةِ۔

(۱۷) خَلَا : جیسے ذَهَبَ النَّاسُ خَلَا طَاهِرٍ۔

حروف مشبّہ بالفعل

یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، یہ چھ حروف ہیں:

اِنَّ ، اَنَّ ، کَاَنَّ ، لٰکِنَّ ، لَیْتَ ، لَعَلَّ۔

(۱) اِنَّ : جیسے اِنَّ زَیْدًا تِلْمِیْذٌ۔

(۲) اَنَّ : جیسے عَجِبْتُ اَنَّ بَکْرًا جَالِسٌ۔

(۳) کَاَنَّ : جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اِلْاَسَدُ۔

(۴) لٰکِنَّ : جیسے حَضَرَ عَمْرٌو لٰکِنَّ زَیْدًا غَائِبٌ۔

(۵) لَیْتَ : جیسے لَیْتَ خَالِدًا عَالِمٌ۔

(۶) لَعَلَّ : جیسے لَعَلَّ نَاصِرًا عَاقِلٌ۔

مَا و لَا مشبہتان بلیس

یہ دو حروف ما اور لا ہیں جو لیس والا عمل کرتے ہیں جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا اور لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ۔

لائے نفی جنس

اس لا کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور اس کی خبر مرفوع ہوتی ہے جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ۔ اگر اس لا کا اسم مفرد ہو تو فتح پر مبنی ہوتا ہے جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ۔ اگر لا کے بعد معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ لا کا تکرار ضروری ہوگا اور لا کوئی عمل نہیں کریگا اور وہ معرفہ مبتدا ہونے

کی وجہ سے مرفوع ہوگا جیسے لَا زَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو ۔ اور اگر اس لا کے بعد نکرہ مفردہ ہو اور دوسرے نکرہ کے ساتھ تکرار ہو تو اسے پانچ طریقوں پر پڑھنا جائز ہوگا جیسے :

لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔
لَاحَوْلٌ وَّ لَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔
لَاحَوْلٌ وَّلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

حروفِ ندا

مفرد ہو گا تو ضمہ آئے گا ۔
مضاف ہو گا تو فتح آئے گا ۔

یہ حروف کسی کو پکارنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، اور یہ پانچ ہیں :
یَا ، اَیَا ، هَیَا ، اَیْ ، ہمزۂ مفتوحہ ۔
(۱) یَا : جیسے یَا اَللّٰهُ ، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ
(۲) اَیَا : جیسے اَیَا عَبْدَ اللّٰهِ ۔ (۳) هَیَا : جیسے هَیَا قَاضِیْ ۔
(۴) اَیْ : جیسے اَیْ زَیْدُ ۔ (۵) ہمزۂ مفتوحہ : جیسے اَمُوْسٰی ۔

(اَیْ اور ہمزۂ مفتوحہ قریب کے لیے، اَیَا اور هَیَا بعید کے لیے جبکہ یَا قریب و بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔)

حروفِ غیر عاملہ

حروفِ غیر عاملہ کی سترہ ۱۷ قسمیں ہیں :

(۱) حروفِ تنبیہ (۲) حروفِ ایجاب

(۳) حروفِ تفسیر
(۴) حروفِ مصدریہ
(۵) حروفِ تحضیض
(۶) حروفِ توقّع
(۷) حروفِ استفہام
(۸) حروفِ ردع
(۹) تنوین
(۱۰) نونِ تاکید
(۱۱) حروفِ زائدہ
(۱۲) حروفِ شرط
(۱۳) حرفِ لولا
(۱۴) لامِ مفتوحہ
(۱۵) ما بمعنی مادام
(۱۶) حروفِ عطف
(۱۷) تائے ساکنہ

حروفِ تنبیہ

یہ مخاطب سے غفلت دُور کرنے کے لئے جملہ کے شروع میں آتے ہیں، یہ تین حروف ہیں:

اَلَا ، اَمَا ، هَا۔

(۱) اَلَا : جیسے اَلَا لَا تَقْرَءُ۔
(۲) اَمَا : جیسے اَمَا لَا تَكْتُبُ۔
(۳) هَا : جیسے هَا بَكْرٌ مُجْتَهِدٌ۔

حروفِ ایجاب

وُہ حروف جو جواب دینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں انھیں حروفِ ایجاب کہا جاتا ہے، اور یہ چھ حروف ہیں:

نَعَمْ ، بَلٰى ، اَجَلْ ، جَيْرِ ، اِنَّ ، اِيْ۔

(۱) نَعَمْ : جیسے اَقَرَءَ خَالِدٌ کے جواب میں نَعَمْ۔
(۲) بَلٰی : جیسے لَمْ یَکْتُبْ نَاصِرٌ کے جواب میں بَلٰی۔
(۳، ۴، ۵) اَجَلْ، جَیْرِ اور اِنَّ : جیسے صَلَّیْتَ کے جواب میں اَجَلْ یا جَیْرِ یا اِنَّ۔
(۶) اِیْ : جیسے هَلْ ضَرَبَكَ کے جواب میں اِیْ وَاللّٰہِ۔

حروفِ تفسیر

حروفِ تفسیر دو ہیں : اَیْ اور اَنْ۔
(۱) اَیْ : جیسے وَاسْئَلِ الْقَرْیَۃَ اَیْ اَھْلَ الْقَرْیَۃِ۔
(۲) اَنْ : جیسے قُلْتُ لَہٗ اَنِ اقْرَءْ۔

حروفِ مصدریہ

وہ حروف جو فعل کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتے ہیں انھیں حروفِ مصدریہ کہا جاتا ہے، اور یہ تین حروف ہیں : مَا، اَنْ اور اَنَّ۔
(۱) مَا : جیسے وَضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔
(۲) اَنْ : جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقْرَءَ۔
(۳) اَنَّ : جیسے عَلِمْتُ اَنَّہٗ نَائِمٌ۔

حروفِ تحضیض

وہ حروف جو کسی کام پر برانگیختہ کرنے (اُبھارنے) اور ترغیب دینے کیلئے آتے ہیں انھیں حروفِ تحضیض کہا جاتا ہے۔ اور یہ چار حروف ہیں :

هَلَّا ، اَلَّا ، لَوْلَا اور لَوْمَا۔

(۱) هَلَّا : جیسے هَلَّا صَلَّيْتَ۔

(۲) اَلَّا : جیسے اَلَّا تَقْرَءُ۔

(۳) لَوْلَا : جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

(۴) لَوْمَا

حرفِ توقّع

حرفِ توقع صرف قَدْ ہے، جیسے قَدْ قُرِءَ الْكِتَابُ۔

حروفِ استفہام

وہ حروف جو کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لئے آتے ہیں۔

یہ دو حرف ہیں : همزه ، هَلْ۔

(۱) ہمزہ : جیسے اَزَيْدٌ جَالِسٌ۔

(۲) هَلْ : جیسے هَلْ ذَهَبَ الْمُجَاهِدُ۔

حرفِ ردع

حرفِ ردع صرف كَلَّا ہے یہ حرف متکلم کو گفتگو سے روکنے کے لئے وضع کیا گیا ہے، جیسے کسی کو کہا جائے : اِضْرِبْ بَكْرًا ۔ تو وہ کہے : كَلَّا۔

تنوین

تنوین وہ ساکن نون ہے جو کلمہ کے آخر میں حرکت کے بعد آتا ہے اور یہ فعل پر داخل نہیں ہوتا۔

تنوین کی اقسام

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) تنوینِ تمکّن
(۲) تنوینِ تنکیر
(۳) تنوینِ عوض
(۴) تنوینِ مقابلہ
(۵) تنوینِ ترنّم

۱۔ تنوینِ تمکّن

یہ تنوین اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ یعنی یہ اسم، اسمیت کے تقاضے میں راسخ ہے اور اعرابی حرکات کو قبول کرتا ہے جیسے "زَیْدٌ"۔

۲۔ تنوینِ تنکیر

وُہ تنوین جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرتی ہے جیسے صَہٍ۔

۳۔ تنوینِ عوض

وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کے بدلے میں آتی ہے جیسے حِیْنَئِذٍ (حِیْنَ اِذْ کَانَ کَذَا)۔ اسی طرح یَوْمَئِذٍ، اور سَاعَتَئِذٍ۔

۴۔ تنوینِ مقابلہ

وہ تنوین جو کسی حرف کے مقابلے میں ہو، جیسے مُسْلِمَاتٌ (جمع مؤنث سالم) کی تنوین مُسْلِمُوْنَ (جمع مذکر سالم) کے نون کے مقابلے میں ہے۔

تنبیہ: مندرجہ بالا تنوین کی چاروں قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں۔

۵۔ تنوینِ ترنّم

وہ تنوین جو کسی حرف کے آخر میں ترنُّم کے لئے آتی ہے۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

اَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ
وَقُوْلِي اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

یہاں ضرورتِ شعری کے تحت اَلْعِتَابَ کو اَلْعِتَابَنْ اور اَصَابَ کو اَصَابَنْ پڑھا۔

نونِ تاکید

وہ نون جو امر اور مضارع کی تاکید کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ نونِ تاکید کی دو قسمیں ہیں: (۱) نونِ ثقیلہ (۲) نونِ خفیفہ

نونِ ثقیلہ مشدّد ہوتا ہے جبکہ نونِ خفیفہ ساکن ہوتا ہے۔

نوٹ: نونِ ثقیلہ و خفیفہ کے تفصیلی بیان کے لئے کتبِ صرف کی طرف رجوع کریں۔

حروفِ زائدہ

حروفِ زائدہ آٹھ ہیں: اِنْ، اَنْ، مَا، لَا، مِنْ، باء، لام، کاف۔

(١) اِنْ: جیسے مَا اِنْ زَیْدٌ قَارِیٌ۔

(٢) اَنْ: جیسے لَمَّا اَنْ اَکَلْتُ الثَّمْرَۃَ۔

(٣) مَا: جیسے اِذَا مَا صُمْتَ صُمْتُ۔

(٤) لَا: جیسے مَا شَرِبَ زَیْدٌ وَلَا بَکْرٌ۔

(٥) مِنْ: جیسے مَا جَاءَنِیْ مِنْ اَحَدٍ۔

(٦) باء: جیسے مَا عَمْرٌو بِجَالِسٍ۔

(٧) لام: جیسے رَدِفَ لَکُمْ۔

(٨) کاف: جیسے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ۔

حروفِ شرط

حروفِ شرط تین ہیں: اِنْ، لَوْ اور اَمَّا۔

(١) اِنْ: جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ جِئْتُکَ۔

(٢) لَوْ: جیسے لَوْ یَذْهَبُ عُمَرُ لَهَلَكَ۔

(٣) اَمَّا: جیسے اَمَّا زَیْدٌ فَمُنْطَلِقٌ۔

حرفِ لولا

یہ حرف بتاتا ہے کہ چونکہ پہلے جملے کا مضمون موجود ہے لہذا دوسرے

جملے کے مضمون کی نفی ہے جیسے لَوْ لَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتے۔ لیکن چونکہ علی تھے لہٰذا عمر ہلاک نہیں ہوئے)۔

لام مفتوحہ

یہ لام تاکید کے لئے آتا ہے جیسے لَزَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

مَا بمعنی مَادَامَ

مَا جو مَادَامَ کا معنی دے جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِیْرُ۔

حروفِ عطف

حروفِ عطف دس ہیں: واوْ، فاء، ثُمَّ، حَتّٰی، اِمَّا، اَمْ، لَا، بَلْ، لٰکِنْ، اَوْ۔

(۱) واوْ: جیسے جَاءَ الْاُسْتَاذُ وَ التِّلْمِیْذُ۔

(۲) فاء: جیسے قَامَ بَکْرٌ فَعَمْرٌو۔

(۳) ثُمَّ: جیسے جَلَسَ وَالِدٌ ثُمَّ وَلَدٌ۔

(۴) حَتّٰی: جیسے مَاتَ وَزِیْرٌ حَتّٰی مَلِكٌ۔

(۵) اِمَّا: جیسے نَصِیْرٌ اِمَّا قَاعِدٌ وَ اِمَّا قَائِمٌ۔

(۶) اَمْ: جیسے اَقَلَمٌ عِنْدَكَ اَمْ کِتَابٌ۔

(۷) لا: جیسے نَامَ فَرِیْدٌ لَا نَاصِرٌ۔

(۸) بَلْ: جیسے مَا غَضِبَ مَلِكٌ بَلْ وَزِیْرٌ۔

(۹) لٰکِنَّ: جیسے مَا جَاءَ عَامِرٌ لٰکِنَّ نَاصِرٌ۔

(۱۰) اَوْ: جیسے مَا رَاَیْتُ مَا جُنُّۃً اَوْ فَرَسًا۔

میں نے دیکھا آدمی یا گھوڑے کو۔

تائے ساکنہ

یہ تاء فعل ماضی کے ساتھ ملی ہوتی ہے اور فاعل کے مؤنث ہونے پر دلالت کرتی ہے جیسے ضَرَبَتْ ھِنْدٌ۔ جب اس تاء کے ساتھ کوئی ساکن حرف مل جائے تو تاء کو کسرہ دیتے ہیں اس لئے کہ قاعدہ ہے: اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ۔ ساکن کو جب بھی حرکت دی جاتی ہے تو کسرہ کی حرکت دی جاتی ہے جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔

سوالات

(۱) فعل کی اقسام کون کون سی ہیں، نام اور مثالیں ذکر کریں۔

(۲) فعل مضارع کے اعراب کتنے ہیں اور وجوہِ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۳) مضارع منصوب کب ہوتا ہے اور مجزوم کب؟

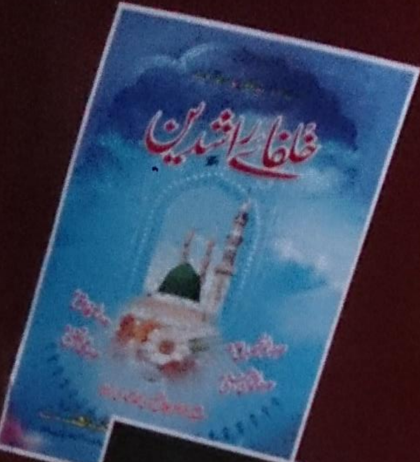
(۴) فعل لازم اور متعدی کی تعریف بیان کریں اور فعل متعدی کی اقسام بتائیں؟

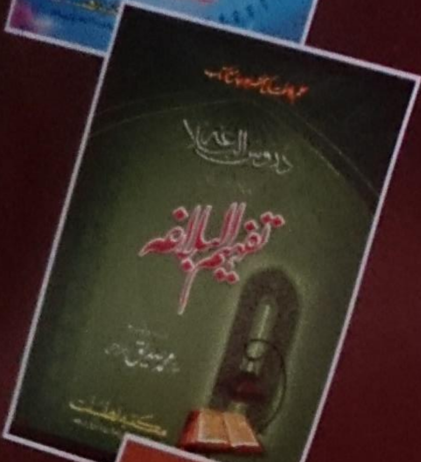
(۵) افعالِ ناقصہ کون کون سے ہیں اور ان کا عمل کیا ہے؟

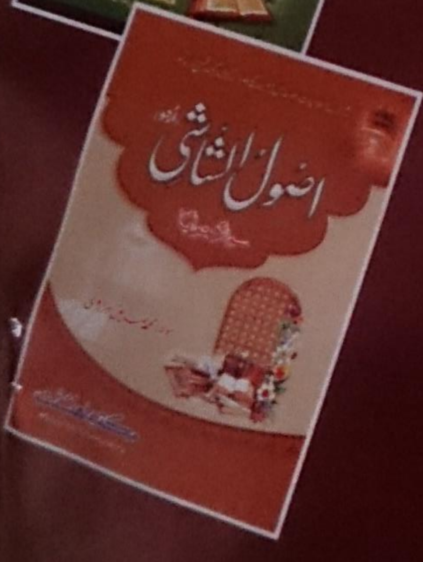
(۶) افعال مقاربہ، فعل تعجب اور افعالِ مدح وذم کی تعریفیں ذکر کریں

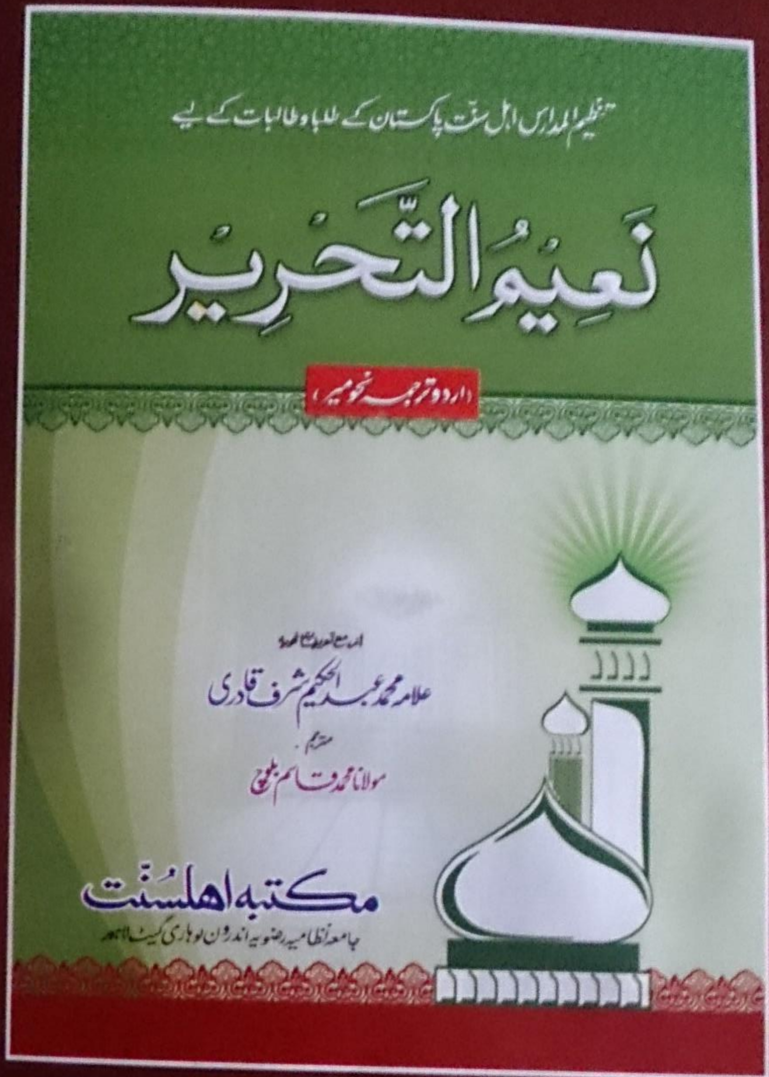
(۷) حروف کی کل کتنی اقسام ہیں؟ نیز حروفِ جارہ کون کون سے ہیں؟ اور کیا عمل کرتے ہیں؟

(۸) تنوین کی اقسام مع تعریفات بیان کریں اور مثالیں دیں؟









مکتبہ اہلسنت

مکہ سنٹر دوکان نمبر 3، بیسمنٹ